

# شادی کی آخری ساگرہ

شیو۔ کے۔ کمار

اردو ترجمہ: مغنی قبسم

# شادی کی آخری سالگرہ

ڈراما

تصویف: شیو، کے، کمار

ترجمہ: مفتی تبریز

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ

پہلی بار اپریل ۱۹۸۵ء

تعداد اشاعت پانچ سو

قیمت پانچ روپے

ناشر مکتبہ شعر و حکمت

بازار نور الامرا۔

حیدر آباد - ۲۳۰۰۵

## پہلا منظر

### سرماکی ایک شام—وقت: چھ بجے

ایک فرنچ سے مزین کشادہ ڈرائیگردم۔ ایک بڑا صوفا جس کے سامنے کافی کی میز ہے۔ اور میز کی دونوں جانب دو دو کرسیاں دھری ہیں چند گل دستے۔ دیوار پر تصویریں آؤزاں ہیں۔ زیادہ تر عصری آرٹ کے چربی میں سر سے کسی قدر بلندی پر کاغذی تورن آڑے ترچھے پھیلے ہوئے ہیں (ان میں سے بعض چاند اور ستاروں کی وضع کے ہیں) جن کو گرہیں دے کر مختلف نجومی بنائے گئے ہیں، اور یونیورسچ میں رنگ بریگی غبارے باندھے گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے کسی تقریب کی سی فضا پیدا ہو گئی ہے۔

اسٹیج کی دائیں طرف کوئے میں ایک عارضی طور پر بنایا ہوا بار۔ ایک میر جس پر شراب کی چند بوتلیں نیم دائرے کی شکل میں سمجھی ہوئی ہیں۔ ایک کوئے میں چند فلی گلاس اور برف کی بالٹی دھری ہے۔

اسٹیج کے بائیں حصے کو چوبی اسکرین لگا کر علاحدہ کر دیا گیا ہے اسکرین کے پھوپھوں یونیک ایک دروازہ ہے جو گھر کے اندر ورنی حصے میں کھلتا ہے اسکرین کے دروازے کے قریب ایک چھوٹی تپائی پر ٹیلیفون رکھا ہے۔

بائیں طرف کوئے کی کری اور اسکرین کے درمیان ایک اسٹیلر یا کرڈ پلیٹر ہے جس کے سہارے دونوں جانب چند الیم رکھے ہوئے ہیں۔

جویں ہی پردہ اٹھتا ہے، للت کھنہ جو تیس کے پیٹھے میں ہے ایک

سٹول پر کھڑا دیوار پر سنگی ایک تصویر کو جو ایک طرف جھکی ہوئی ہے سیدھا کرتا اور توہن کے ڈھینے کناروں کو باندھتا، دکھانی دیتا ہے۔ وہ سگریٹ بی رہا ہے۔

فون کی لکھنی بھتی ہے اور اندر سے ایک زنانہ آواز سنائی دیتی ہے۔  
”اسے میں اٹھاؤں گی۔“ رسیور اٹھانے کے لیے دروازے سے لفت کی بیوی روپا داخل ہوتی ہے۔

روپا دہلو پور نیما! ہاں..... ہاں..... لفت کو، چیمبر آف کامرس میں وید کے صدارتی خطبہ کو تحریک کرنے کے لیے۔ یقیناً، کیوں نہیں؟ لیکن وہ خود آج شام اس بارے میں لفت سے گفتگو کیوں نہیں کرتے۔ کیا تم ہماری پارٹی میں نہیں آ رہی ہو؟..... کیا؟..... دعوت نامہ نہیں ملا؟ یہ نامہ بھی ہے۔ لفت نے گزشتہ سفہتے دعوت نامہ بھیج دیے تھے۔ حیرت ہے! اوہ پلیز - کوشش کرو اور اس مخفی اطلاع پر بھی آ جاؤ۔..... کسی اور سے وعدہ ہے؟ کیا ظلم ہے؟ میں تم دونوں کی کمی محسوس کروں گی۔..... اچھا میں لفت سے وید کی تقریر کے بارے میں کہہ دوں گی اور تم کو اطلاع دوں گی۔  
نحوتہ!

(وہ رسیور کو کفر اُن لفت کی طرف پلٹتی ہے)

تحمیں یہ جسارت کیسے ہوئی کہ اگر والی غاندان کو دعوت دینا بھول جاؤ! وید ان لوگوں میں سے ہے جو کسی روز تھمارے کام آ سکتے ہیں۔ (وقفہ)  
اگر تم زندگی بھر کسی کی جی حضوری میں مگر رہنا چاہو تو دوسری بات ہے۔  
لفت تو (سکون کے ساتھ) میں جھولا نہیں تھا۔

روپا۔ تم کیا کہہ رہتے ہو؟! (اس کی طرف الزام رکھنے کے انداز میں انگلی دکھلتے ہوئے آگے بڑھتی ہے) تم نے جانی بو جھو کہ انھیں مدعا نہیں کیا؟

للت : ہاں ۔

سروپا : (سخت غصہ میں جیخ کر) کس لیے؟

للت : تم جانتی ہو کس لیے۔ میں اسے اپنا شرکی کار نہیں بنانا چاہتا، کیوں کہ میں اپنا ذاتی رسالہ جاری کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اپنے لیے مزید مسائل پیدا کرنے کی مجھے خواہش نہیں ہے۔ میں اب جس عالت میں ہوں اسی میں اپنے کو بالکل آزاد اور خوش محسوس کرتا ہوں۔ اور پوری طرح مطمئن۔

سروپا : (تحقیر کے ساتھ) تو یہ ہے میرا شوہر۔ جس میں کوئی حوصلہ نہیں۔ کوئی امنگ نہیں کوئی حس نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ تم پا اعتراف کیوں نہیں کر لیتے کہ ایک بندھی ہوئی محفوظ طلاز نے تمہیں جکڑ رکھا ہے.... واقعی۔ ایک عام پسند رسالے کا بھاڑے کا مدیر! تم بس بھی کچھ ہو۔ تم نہیں جانتے؟ تمہارے آقا اس رسالے سے کتنا لکما رہے ہیں (وہ کافی کی میز پر سے ایک رسالہ اٹھا کر اس کی آنکھوں کے آگے گھما تی ہے)

للت : مجھے نہیں معلوم اور نہ مجھے اس کی پرواہ ہے (اسٹول پر سے نیچے اتر آتا ہے)۔ سگریٹ کے ڈنکڑے کو ایش ڈر سے میں پھینک دیتا ہے اور کسی میں وہنس جاتا ہے ماوریہ بھی سن لوکہ میں ایک بھاڑے کا ادیب بھی بنانا نہیں چاہتا۔ وید کو اپنی تقریریں خود ہی لکھن۔

سروپا : (جیخ کر) کیا تمہارا دماغ ٹھکانے ہے؟ پاگل کہیں کے۔

للت : (اس کی طرف گھورتے ہوئے) اس طرح مجھ پر برس کر آج کی شام بر باد نہ کرو۔ مت بھولو کہ یہ تمہاری شادی کی سالگرد ہے۔

سروپا : میری؟ اور تمہاری نہیں؟

للت : بے شک ہماری۔ اگر تم پسند کرو۔

سروپا : بعض اوقات میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ تم تذا سفر کر رہے ہو اور میں صرف ...

(فون کی گھنٹی دوبارہ بجتی ہے اور وہ اس کی طرف جواب دینے کے لیے بڑھتی ہے) ہیلو

کمودا! کمیسی ہو ڈیر۔ یہ تمہاری فرمائی ہے کہ اپنی دوسری صہر دنیات چھوڑ کر ہماری

پارٹی میں آرہی ہو۔ نہیں۔ آٹھ بجے نہیں۔ ساڑھے سات بجے کم، اب دیر نہ کرو۔  
بانی۔ (رسیور رکھ دیتی ہے)

للمت: حیرت کی بات ہے۔ ایک عورت کس طرح دوسری اداکاری کر سکتی ہے۔ اپنے شوہر کے ساتھ اتنی بد مزاج اور اپنے دوستوں کے ساتھ الیمنی خلیق، اس قدر شیریں!  
سر و پا: یہ مودہ مت بکو۔ تم خود اپنی روح میں جھانک کر کیوں نہیں دیکھتے؟  
للمت: (ھنر کے ساتھ) میری روح؟ ہو سکتا ہے کہ مجھ میں کوئی زوج نہ ہو۔  
سر و پا: بس! بہت ہو چکا۔ اب اسے ختم کرو۔ (رکرڈ پلینر کی طرف پہنچتے ہوئے)  
کیا تم ہر بانی کر کے کوئی ہلکی اور خوش گوار چیز بجاوے گے۔

للمت: (کھڑا ہو جاتا ہے لور کر ڈپلینر کی طرف بڑھتا ہے) ہلکی اور خوش گوار گوار  
اور ہلکی۔ یہ ہے میری عزیز بیوی۔ تمہارا مطلب ہے کہ کوئی چیز جو ہماری بیانہ تازندگی  
سے ہم آہنگ ہو؟

سر و پا: اس وقت تو میں یہ بات پڑھاؤں گی۔ مگر اُف یہ بھیتری چوٹیں یہ اہانتیں!  
اور یہ سب کچھ میری شادی کی سالگردہ پر ( دروازے پر دستک کی آواز۔ روپا جواب  
دینے کے لیے بڑھتی ہے) میں جانتی ہوں کون ہے۔ وہ دہونا چاہیے۔ تمہارا ہم زادو۔  
اوہ میں اس شخص سے کتنی نفرت کرتی ہوں! (وہ آدھے راستے سے پلٹ آتی ہے) نہیں۔  
بہتر ہے کہ تمہیں جواب دو۔ وہ بالکل تمہارا ہے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔

للمت: (رکرڈ پلینر کو چھوڑ کر جھلاہٹ کے ساتھ دروازے کی طرف باتا ہے)  
کیا تم اپنی بد مزاجی کو قابو میں رکھو گی؟ — میری شائستہ اور خلیق بیوی! میں جانتا ہوں  
تم میرے کسی دوست کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ لیکن ہندب بننے کی کوشش ٹوکر کی  
ہو۔ اگر یہ ہماری شادی کی سالگرد ہوتی تو میں اسی لمحے یہاں سے چلا جاتا۔

سر و پا: تھیک ہے مائی ڈپر۔ بہت جلد کسی روز میں تمہیں ایسا کرنے دوں گی۔ یا  
ہو سکتا ہے کہ خود میں یہاں سے چلی جاؤ۔

(وہ ناک سرگئی اور یوں ظاہر کرتی ہے جیسے رورہی ہو اگرچہ وہ اس میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوتی۔ اسی دوران دروازے پر دوبارہ دستک ہوتی ہے۔ اس بار دستک کی آواز زیادہ اونچی اور مسلسل سنائی دیتی ہے)

دہانِ حصہ صبری کے ساتھ تم سے ملاقات کا منتظر ہے۔ تم دونوں میرے جلد مر جانے کا جام پیسو۔ کیا تم ایسا کرو گے؟ مجھے کو سو۔ بخوب پر تھمت لگاؤ۔ تم لوگ جب اپنے میں ہو تو یہی کچھ کرتے ہو۔ میں ہر چیز جانتی ہوں۔ میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔ شدید نفرت! وہ اپنے بائیں ہاتھ سے جھوٹ عوٹ آنسو پوچھتی ہے۔ اور چوبی اسکرین کے چیخچھپے چلی جاتی ہے۔ للہت دروازہ کھولتا ہے اور ایک گٹھٹھے ہوئے جسم کا درمیانی عمر کا شخص داخل ہوتا ہے۔

ونود: اتنا جلد پڑنے کی معافی چاہتا ہوں للہت! سید حسنے کلب سے آ رہا ہوں۔ کوفی اور محروفیت تھی نہیں۔ ہاں۔ چتر انہیں آسکی۔ تم دونوں سے معافی چاہئے کے لیے کہا ہے (ٹھٹھا لگاتا ہے۔ پھر اپنی کاغذی توڑن کی طرف دیکھتا ہے) آہا۔ جشن! چاند، ماہِ عسل، ستارے! (وقفہ) لیکن پہلے مجھے آج کے پُرستہ دن کی مبارک باد دینی چاہیے۔

للہت: چپ رہو! میں مزید سفنا نہیں چاہتا۔ جہنم کا عذاب ہے اس عورت کے ساتھ رہنا۔

ونود: لیکن ذہنِ جہنم کو ایک جنت بناسکتا ہے.... کیا حال ہے اس ادبی کوٹی کا؟ لیکن اب اسے رہنے دو.... آج تم کچھ اداں اور کھوے ہوئے سے ہو۔ میں محسوس کر رہا ہوں۔ (وقفہ) دیکھو تھا رسے اور روپا کے لیے ایک تخفیر ہے خاص اس مبارک موقع کے لیے۔

دلہت پارسل کھولتا ہے اور اس میں سے مرکو کے چرم کی جلد والی ایک کتاب باہر نکالتا ہے۔

یہ رہی۔ اسے پڑھو اور اس میں جودا نش کی باتیں ہیں ان پر غور د فکر کرو۔ سفر اطلاعی  
اس سے بہتر خیالات نہیں دے سکتا تھا۔

للت: (کتاب کا نام دیکھتے ہوئے) "شادیاں اور مسٹریں"! غبیث! (کتاب  
کافی کی میز پر چینک دیتا ہے)

ولنود: پیارے! اب اس کتاب کی توبہ نہ کرو۔ اگر تم دونوں مل کر اس کا مطالعہ کرو  
تو یہ کتاب معجزے دکھا سکتی۔ بستر میں!

للت: کیا تم یہ بڑیاں بند کر کے اپنے لیے جام نہیں بناؤ گے؟ (ہاتھ سے بارکی طف  
اشارہ کرتا ہے) تم کو بہت بیاس لگی ہو گی۔ اپنا جام خود بنالو۔

(دونوں بارکی طف جاتا ہے۔ غور سے بولنوں کو دیکھتا ہے اور اپنے لیے رم کی ایک  
بڑی گلاس بناتا ہے۔)

ولنود: میرے لیے رم صحیح ہے۔ تم کیا لو گے؟  
للت: مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ میں تو امرت پی چکا ہوں۔

ولنود: یار! تمھیں کیا ہو گیا ہے۔ لگتا ہے پھر وہی واقعہ پیش آیا ہے۔ تم کچھ اکھڑے ہوئے  
سے لگ رہے ہو۔ کیا پھر کوئی ہلہ ہوا؟ (قریب کھسک کر سرگوشی کرتا ہے) تھا لے لیے  
ایک خوشخبری لایا ہوں۔ — شادی کا ایک حقیقی تحفہ!

للت: کیا؟

ولنود: وہ یہیں ہے۔ شہر میں۔

للت: کون؟

ولنود: (ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اور احتیاط کے ساتھ اطراف نظر ڈالتے ہوئے)  
شی۔ شی۔ نیلا! لو اب اپنے خیالات کو سنبھلے خواب کی طرف موڑ دو اور چینی کرو  
میرے دوست بہ

للت: (بات کاٹ کر) لیکن یہ کوئی چونکانے والی بات نہیں ہے۔ میر جانتا ہوں کہ وہ

۱۰۷

وَلْوَدِ كَلْمَان

للت: اس نے مجھے مبارک پاد کا کارڈ بھیجا ہے۔ سنہری فیٹر بندھا ہوا۔ اور دل کی مشکل کا۔ صبح کی ڈاک سے وصول ہوا۔ اگرچہ کتنی ناگوار یاد آوری ہے۔

ولنود، تو تم اس کے بارے میں جانتے ہو۔ میں سمجھا تھا.....

للت، لیکن اسے اپنا مقامی پتا نہیں دینا چاہیے تھا۔ ہوُل پلازا وغیرہ۔ فرض کرو  
میری بیوی اسے دیکھو لیتی۔ تب خاتمه لقمنی تھا۔

و نو د ت اس خاتمے میں تھمارا آغاز شام، ہوتا۔

للتوجيهي (مختصر) دراسات صحافة

ولو ود: صحیک ہے۔ تب وہ کس طرح تمہیں بتاتی کہ وہاں اس سے ملاقات کر دیے یعنی خورت کا ایک طریقہ ہے تمہیں مدد ایت دینے کا۔ تم ادبی مدیر بھی کتنے پڑھو ہوتے ہو۔

للت: ہو سکتا ہے کہ تمہارا خیال ٹھیک ہو۔

ونوہ: یقیناً - میں ہمیشہ مُحکِم ہی کہتا ہوں۔

للت: ہاں میرے پیارے سقراط، ذرا سوچو، اگر وہ میرے گھر پر مجھے فون کرے تو  
کیا میری بیوی کے شہمات کو تقویت نہیں پہنچی گی؟

و نو د: بے شک۔ لیکن تم یہ کہہ سکتے ہو کہ نیلا تمہاری پرانی ہم جماعت ہے۔ اگرچہ (د اپنی کہنی سے للت کو ٹھوکا دے کر) بات کچھ اور بھی ہے۔

لدت: تم پھر بہکنے لگے۔ کیا تم ذرا سی دیر کے لیے بھی سمجھدا نہیں رہ سکتے؟ (وقفہ)  
روپا اگر مبارک باد کا کارڈ دیکھ لیتی تو مجھ سے کوئی جواب بن نہیں پڑتا اور اسی پرسا رام عاملہ  
چھوٹ ہو جاتا۔

ولنود: لیکن مجھے امید ہے کہ تم نے اسے احتیاط کے ساتھ محفوظ رکھا ہو گا۔ رکھا کہ نہیں؟

للتہ بہاں۔ رکھا ہے..... تم جانتے ہو اگر کبھی ان دونوں کا آمنا سامنا ہو جائے تو

رُد پاسب کچھ جان لے گی۔ یقیناً۔

ولنود: کس طرح؟

للہت: ایک تو یہ کہ نیلا ابھی غیر شادی شدہ ہے۔ خوب صورت ہے.... اور بھر اس کی آنکھیں آسانی سے دل کا بھید ظاہر کر دیتی ہیں۔

ولنود: بھلے مانس! تم عورت کو نہیں جانتے۔ خدا نے کرے کہ کبھی نیلا ایسی صورت حال سے دوچار ہو۔ بہ فرضی حال ایسا ہو سبھی تو وہ تھماری خاطر اپنے حقیقی جذبات کو ظاہرنہ ہونے دے گی۔ محض خود حفاظتی کی اندر و فی تحیر! انور کرو اس نے کس قدر احتیاط بر قی ہے کہ تھیں صرف مبارک باد کا کارڈ بھیجا۔

للہت، یہ اس کی دوراندشی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ میں سب سے زیادہ اسی وجہ سے اس سے محبت کرتا ہوں..... جب مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں اس سے شادی کر سکتا تھا۔ (مُخندِی سانس بھرتا ہے) اس شام، تین سال پہلے! ہم پارک میں ایک بیٹھ پر بیٹھتے تھے۔ اچانک اس نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ میری طرف دیکھنے لگی۔ اوہ وہ آنکھیں۔ وہ گہرے سیاہ کنڈ۔ قریب تھا کہ میں اس کا ہاتھ چوم لیتا۔ اسی وقت ایک چھوٹی بچی والی آنکھی اور اس نے ہم کو ایک بچوں پیش کیا۔

(للہت اس یاد میں کھو جاتا ہے اور خلامیں گھورنے لگتا ہے)

ولنود: بکھرے ہوئے خواب!

للہت: ہاں۔ لیکن جو کچھ ہو چکا ہے اب اسے بد لانہیں جا سکتا۔

ولنود: سر اسر بکھو اس ہے۔ میں اسے نہیں مانتا۔

للہت: (اگری سانس لے کر) اب میرے لیے جام بھرو۔ کوئی سی شراب ہو۔ بہتر ہی تھے۔ اور میری اس اپدی قید کا ہام نوش کریں۔ یہ طوق جو میرے گلے میں پڑا ہے۔

ولنود: (متاثر ہو کر) اپنے آپ کو یوں ہلکا نہ کرو اللہت! (اس کے لیے گلاس میں چوکنا پیگ بناتا ہے) ہو سکتا ہے کہ اس بار میں مور وال الزام نہ بغول۔ کیوں کہ میں وقت بہت

پہلے آگیا۔ مجھے صوم ہے کہ میری موجودگی اسے ہمیشہ مشتعل کرتی ہے۔ معافی پاہتا ہوں! دلوست!

للت: نہیں نہیں۔ یہ تمہارے آنے سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ وہ اگر وال خاندان کو مددوکرنا چاہتی تھی۔ تم وید اور پورنیما کو جانتے ہو۔ عظیم سرمایہ دار اور دلکشی کی دولت اور میری صلاحیت احبابِ معمول وہی لغویت اور وہ سمجھتی ہے کہ مجھ میں ہم تھے نہیں، کوئی دولت نہیں ہے۔ اس کے بھڑکنے کافی الغور سبب یہی تھا۔ سوائے اس کے کہ اس کے ذہن میں کوئی اور بات ہو۔

ولنود: اب اسے بھول جاؤ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دوسرا ہمان اب آتے ہی ہوں گے۔ (اپنی گھر بھی کی طرف دیکھتے ہوئے) تمہارا مود شاید بہتر ہو جائے۔ اب وقت قریب آپنے بھائی۔ سات بیس ہونے کو ہیں۔

للت: مجھے ان تقاریب سے سخت نظرت ہے۔ مثال کے طور پر یہ منحوس شادی کی سالگرد، سر اسر مذاق ہے۔ اسے یہ سارا ڈھونگ رپانے کی کیا ہزورت تھی۔ جب کہ وہ جانتی ہے کہ.....

ولنود: میں کہتا ہوں اب اسے بھول جاؤ۔

للت: واحد عافیت بخش بات یہ ہے کہ ہماروں میں سے اکثر یہ نہیں جانتے کہ اس دعوت کی تقریب کیا ہے۔

ولنود: کیا مطلب ہے تمہارا؟

للت: میں کبھی کسی کو نہیں بتاتا۔ ہر سال وہ آتے ہیں اور یہ بہانہ کرتے ہیں کہ انھیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں (وقف) صرف وہ ابھرتی ہوئی افسانہ نگار اس سے مستثنی ہے۔ وہی ایک یہی بلا ہے جو میری پیدائش اور شادی کی سالگرد کی تاریخیں یاد رکھتی ہے اور مجھے تو قع ہے کہ میری برمی کی تاریخ بھی یاد رکھے گی۔

ولنود: کیا تمہارا اشارہ گل بھر کی طرف ہے؟

للت: ہاں اور وہ میرے پہلو کا دوسرا کا نہ ہے۔

دلود: میرے پیارے بھائی۔ میں اس کا نہ کو رُ انہیں سمجھتا۔ وہ حقیقت میں ایک گلاب ہے۔ سفید گلاب! اچھا یہ تو بتاؤ کہ کیا آج رات ڈانس کا پروگرام بھی رہے گا؟  
المت: بالکل نہیں۔ میں اپنے گھر میں یہ دھماچو کڑی پسند نہیں کرتا۔

دنود: اوہ۔ اب ہونے بھی دو۔ اسی دھماچو کڑی میں بڑا لطف آتا ہے۔ ہماری خواتین جو دیسے بہت زور دور اور ہنسنے سے باہر رہتی ہیں ہمارے بازوں میں اور دوسروں کے بازوں میں پھٹلتی اور جذب ہو جاتی ہیں۔ اپنے شوہروں کے بازوں میں پے شک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں مغربی رقص کو پسند کرتا ہوں۔ راک یا ٹوٹ، تھارا جھلات نایم وا ٹیم نہیں۔ ایسا رقص جس میں تم اپنے ہی آپ غم زدہ تہائی میں کھوئے رہو۔ (وہ ایک پیر پر کھڑا رہ کر بھارت نایم کے انداز کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تقریباً گرفتار ہے) للہت یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ آج رات تھارا مرغوب رقص کیوں نہیں ہونا پاہنچئے تم ایک بے جیادل پھینک آدمی ہو۔ چرب زبان سودا باز۔ اور میں نہیں چاہتا کہ میرے دوستوں کی بیویوں کو میری شادی کی سالگھ میں، بے راہ روی کی ترغیب دی جائے۔  
دنود: صحیح ہے۔ میرے یوگی۔! میں اس دھماچو کڑی پر اصرار نہیں کروں گا۔ میں اپنی رسم کی طرف لوٹتا ہوں۔ (وہ اپنے نیئے رسم کا دوسرا دوسری پیگ بناتا ہے) اور تم اپنے شکستہ خواب کے ٹکڑوں کو یک جا کر سکتے ہو۔

(روپا اسکرین کے دروازے سے کا جو اور آلو کے قلنوں کی پیٹ لیے داخل ہوتے ہیں اور کافی کی میز پر رکھ دیتے ہیں)

روپا: شکستہ خواب! میں جانتی ہوں کس کے خواب؟ میرے غریب شوہر کی حالت پر افسوس ہوتا ہے۔ اس کے تمام شہر سے تصورات تخلیل ہو چکے ہیں۔ اس کے چھوٹے سے خوب صورت پر فوج لیے گئے ہیں۔ دیکھو وہ کس طرح ایک زخمی پرندے کی مانند فاک میں تڑپ رہا ہے۔

دنود: کیا تصور کشی ہے۔ روپا جی آپ میں ایک ادیب بننے کے تمام اوصاف موجود ہیں۔

رسوپا: پہلے ہی سے ادیب کیا کم میں جو ہر وقت ان پر سوار رہتے ہیں۔

للہت: یہ مجھ پر بہت ہی نازیبا اور شر انگریز حلہ ہے تم اس طرح زہرا فشانی کرتی کیوں پھر رہی ہو۔ مخفی اس لیے کہ میں نے آگروال خاندان کو مدعا نہیں کیا؟  
رسوپا: جہنم میں جائیں آگروال۔ صرف وہی ایک سبب نہیں تھا۔

للہت: اور کیا بات تھی؟

رسوپا: خیر کوئی بات نہیں۔

للہت: (ونود سے) دیکھا! اس طرح ہم اپنی شادی کی راں گردانے جا رہے ہیں۔

ونود: پلینز۔ پلینز اب ختم کرو۔ میری خاطر!

(بڑے دروازے پر دستک ہوتی ہے گلی چہر۔ خاص و ضع کا لباس پہنی ہوئی درمیانی

در عمر کی فالتوں، داخل ہوتی ہے)

گھلی چہر: (للہت اور روپا سے) بہت بہت مبارک باد!

رسوپا: (سرد چہری کے ساتھ) شکریہ (وقفہ) اگر تم اجازت دو تو مجھے دو ایک کام کرنے

میں (وہ اٹھتی ہے اور اللہت کی طرف پلٹ کر) تم ان کے لیے جام کیوں نہیں بھرتے۔

(اطراف نظر ڈال کر) چھر آپ سب لوگ ادب کے بارے میں گفتگو کر سکتے ہیں

و پیکر تراشی، محبت اور شکستہ خواب!

گھلی چہر: (تجسس کے ساتھ اطراف نظر ڈالتی ہے اور فنا میں کچھ کشیدگی میں محسوسی

کرتی ہے) کیا ایسی کوئی گفتگو بیان ہو رہی تھی؟ (اسے دوسروں کی طرف سے گمیختگی

میں جواب ملتا ہے۔ تب وہ روپا کی طرف پلٹتی ہے) اس خوشی کے موقع پر میری طرف

سے یہ حقیر تجھے قبول کیجئے۔ (تجھے کا بندھا ہوا پارسل پیش کرتی ہے)۔

رسوپا: (چیچھے پلٹ کر پارسل کھولتی اور اس میں سے ایک ساری نکلتی ہے) آپ کا

وہدت شکریہ! لیکن اتنی زحمت کی کیا ہے زورت تھی۔

گھلی چہر: پلینز۔ میری خواہش ہے۔

(روپا دمیں ہاتھ میں ساری لیے اندر جاتی ہے۔ ہلاکا سادقہ جس میں للت، ونود اور گل نہ را یک دوسرے کو سوالیہ نظر دیں سے دیکھتے ہیں) )

ونود: (شرط آمیز زہر خند کے ساتھ) اچھا!

للت: (کاندھ سے جھٹکا کر) خیر۔ کچھ اور پینا چاہیے۔ (گل فرستے) تم کیا پسند کرو گی؟  
گل فر: براہ کرم۔ تھوڑی سے واہیں۔

للت: بہت خوب۔ تو تھوڑی سے سفید گولکنڈہ چلے گی۔ حقیقت میں عمدہ چیز ہے۔  
(واہیں کی گلاس بھرنے کے لیے بار پر جاتا ہے)

ونود: گل! آداب ادب پر گفتگو کریں۔ یا تم تھوڑی دیر میرے ساتھ رقص کرنا  
پسند کرو گی؟ (للت سے رکڑ پلیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) للت! کوئی گرفتاری پیدا  
کر لے والی دھن۔ پلیز۔

للت: (سرد فری اور سختی کے ساتھ) رقص نہیں ہو گا۔ یہاں جگہ کافی نہیں ہے۔۔۔

ونود: (فقرہ مکمل کرتا ہے) دھاچوکڑی کے لیے! (گل فرستے) رقص کے بارے  
میں موصول کا یہی خیال ہے۔

للت: نہیں میں ایسا تو نہیں سمجھتا۔ لیکن اس کے بجائے کیوں نہ ہم کسی موصول عرض گفتگو  
کریں؟

گل فر: میری ان کہانیوں کے بارے میں جو کو آپ نے شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

للت: میں نے ایسا کوئی وعدہ تو نہیں کیا تھا۔ تنہا میں انتخاب نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں  
فکشن کا مدیر ہے۔ شاعری کا مدیر ہے اور مصوری کا مدیر۔

(اسکرین کے دروازے سے ایک طازہ داخل ہوتی ہے اور انتظار کرتی ہے کہ  
للت اپنی بات مکمل کر لے۔ پھر اس کے کان میں آہستہ سے کچھ کھتی ہے)

للت: معاف کیجیے۔ (اور وہ طازہ کے پیچھے رو انہ ہوتا ہے۔)

گل فر: ہیڈ کوارٹر سے طلبی ہوئی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا ہو رہا ہے۔ فضائی کچھ مخلص

سمی محسوس ہوتی ہے۔

(مفسحک لمحے میں یہ اشعار پڑھتی ہے)

اتنی حسین رات دے

ڈائیڈو، ہاتھ میں ایک چھوٹی لیے

ٹلوخانی سمندر کے ساحل پر کھڑی

ہاتھ ہلاکر

اپنے محبوب کو لوٹ آنے کا اشارہ کر رہی ہے.....

و نو د: ( شامل ہو کر جیسے اس نظم کو مکمل کر رہا ہو)

سیدھے

اسکرین کے دروازے سے

( دونوں ٹھیک گاتے ہیں )

تم ٹھیک ہی محسوس کر رہی ہو۔ فضا باہل دھماکو ہو گئی ہے۔

گلی ہر: جس لمحے میں داخل ہوئی مجھے ماحول میں کچھ کشیدگی محسوس ہوئی۔

و نو د: یہ تمہارے حساس ہونے کا ثبوت ہے پھر تم ادیب بھی تو ہو۔

گلی ہر: اگرچہ تم میرے کام کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتے پھر بھی میری کہانیوں

پر تمہارے پیش لفظ کا کیا ہوا؟ میں انتظار ہی کرتی رہی تھی تمہارے دو لفظ میرے لیے

بہ آسانی کوئی ناشرف اہم کر سکتے ہیں۔

و نو د: صبر، صبر مائی ڈیر۔ صرف دو ہفتول کی بات ہے بس یہ کام ہو جائے گا۔

گلی ہر: اودہ تم مرد اتنے سنگ دل ہو سکتے ہو میں نہیں سمجھی تھی۔ خاص طور پر تم اور لالت۔

و نو د: وہ ہو سکتا ہے، میں نہیں۔ میں جرم کا اعتراف نہیں کرتا۔

گلی ہر: ٹھیک ہے۔ تب یہ پیش لفظ مکمل ہو جانا چاہئے۔ کوئی بیانہ اب نہیں چلے گا۔

پلیز! -

وَلُودٌ: میں چاہتا ہوں کہ ایک حسین ادیبہ پر ایک حسین پیش لفظ لکھوں ہر طرف حسن ہی حسن ہے۔  
مگل فہر: (تعریف سن کر چہرہ سرخ ہو جاتا ہے) جانتے ہو تم کتنے اچھے ہو۔ میں تمہاری محبت  
میں قریب قریب آدمی گرفتار ہو چکی ہوں۔

وَلُودٌ: صرف آدمی اور وہ بھی قریب قریب! اچھا یہ توبتاو دوسرا آدمی محبت کسی کے  
حصے میں آئی ہے؟

مگل فہر: ہاں۔ میں ایڈیٹر کو بانکل نظر انداز نہیں کر سکتی۔ کیا میں ایسا کر سکتی ہوں؟  
وَلُودٌ: یہ انتظام بہت ہی عمدہ ہے۔ بھیک ہے۔ میں اپنے آدمی حصے پر قناعت  
کروں گا۔ (وَلُودٌ، مگل فہر کی طرف کھسک کر اس کا ہاتھ تحام لیتا ہے اور بانکوں کے  
انداز میں اسے چومنے کے لیے جو گلتا ہے)

کتاب میں ناشر کی تعریف کے ساتھ کیا تمہاری تصور نہیں ہوگی۔ یقیناً تم نہیں جاہوں گی  
کہ تمہاری کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں اس طرح جائے کہ وہ زیب وزینت سے عادی ہو۔  
مگل فہر: (ہندیڈ بیگ سے تصویر نکالنے کی فاطر وَلُود کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھپڑا تی ہے)  
کیا یہ چلے گی؟

وَلُودٌ: (تصویر کو غور سے دیکھتے ہوئے) کیا یہی وہ چہرہ تھا جس نے ہزار جہاز دریا  
میں تیرا دیے..... (تصویر کو جو متا ہے) نہایت ہی عمدہ تصویر ہے۔ جانتی ہو۔  
وہ ہمیں تمہیں تو تھیں۔ کتنا مسحور کی حسن ہے.....! ایسا.....  
مگل فہر: تم عورتوں کو گرماناخوب جانتے ہو۔

وَلُودٌ: نہیں۔ میں ایک سیدھا اور صاف گوآدمی ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ تصور  
تمہارے حسن اور ذہانت کے ساتھ الصاف کرتی ہے۔  
مگل فہر: اوه وَلُود!

وَلُودٌ: لیکن اس میں ایک رکاوٹ ہے۔  
مگل فہر: وہ کیا؟

ولود، اگر پہلے للت اپنے رسالے میں تمہاری چند کہانیاں شائع کر دے تو یعنی اپنے اشاعت گھر کو بھی تمہاری کتاب چھاپنے پر آمادہ کر سکتا ہوں۔ اس لیے تم اس سے پہل کیوں نہیں کرتیں؟  
گلی ہر، لیکن وہ تمہارے بھی تو دوست ہیں۔

ولود: بد قسمتی سے اس کی پیشہ درانہ زندگی میں شخصی تعلقات کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ (وقضہ) پھر ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس بڑے سرمایہ دار وید اگر وال کی شرکت میں اپنا ذائقہ رسالہ جاری کرے اور اس صورت میں تمہیں اس نبی فہم کے آغاز تک انتظار کرنا پڑے۔

گلی ہر: اطمینان رکھو۔ اس کا خطرہ بالکل نہیں ہے۔ یہ نیا رسالہ وہ بھی جاری نہیں کریں گے۔ وہ انتظامی ذمہ داریوں کے دلدل میں پھنسنا پسند نہیں کرتے۔

(للت داخل ہوتا ہے۔ کسی قدر سر در دھانی دیتا ہے)

للت: مجھے خوشی ہے کہ دنیا میں کوئی تو ایسا ہے جو مجھے سمجھتا ہے۔

گلی ہر: (اس کی تھیں سے ہمون ہو کر) لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کو سمجھتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم سب کو باہمی مفہوم اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔ (للت کے جیکٹ پر سے گرد کا دھبہ صاف کرتی ہے اور اس کے کانڈھ کو نزیق سے چھوٹی ہے) کھنڈ صاحب، آپ آج بہت شاندار لگ رہے ہیں۔ مغموم اور دلکش۔ الیے کے ہیرو کی طرح (روپا کا جو اور پاپڑ کی دوسری پلیٹ لیے داخل ہوتی ہے۔ وہ تک مشبه کی نظر سے گلی ہر کی طرف دیکھتی ہے جو فوراً ہمی مومنوع بدل دیتی ہے)

روپا جی! ہم الیے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

روپا: (استہراً یہ انداز میں) اچھا اس میں بحث کرنے کی بات ہی کیا ہے۔ وہ تو اس وقت یہاں باقاعدہ ہو رہا ہے۔ میری بات کا یقین کیجیے۔

سب پر گلبھیر مسکوت طاری ہو جاتا ہے۔ روپا پلیٹ کو زور سے کافی کی میز پر لگتی ہے۔

اور ایک اضطراب کے ساتھ ملی جاتی ہے)  
للت: (مايوسی کے ساتھ اپنے بازو اور اٹھاتا ہے) خیر، یہ بات ہے۔ اسی کا نام  
زندگی ہے!

(فون کی گھنٹی بجتی ہے اور وہ رسیور اٹھانے کے لیے بڑھتا ہے)  
معاف کیجیے جناب آپ کو معاملہ ہوا ہے۔ ہاں، ہاں۔ تھیک ہے۔ مارکٹ کے  
بازار سے ہو کر سید صہیل ریفک کی روشنیوں کے پاس پہنچ جائیے۔ وہاں سے دالیں  
جانب مرجا یے۔ آگے چھوٹی سی کھلی زمین ملے گی۔ ورانہ جیسی۔ اسی ویرانے کے  
پیغ میرا مکان ہے۔ آپ اسے آسانی سے پالیں گے۔ میں آپ سے پھانک ہی پر ملوں گا۔  
درسیور رکھتا ہے۔ ونود اور گلی نہر سے مقابلہ ہو کر)  
معاف کیجیے۔ میں بہت جلد لوٹوں گا۔

(بڑے دروازے سے باہر چلا جاتا ہے)  
گلی نہر: بے چارے اکس قدر ناخوش ہیں۔ ویرانی کے سوا کچھ نہیں سوچ سکتے۔ ایک  
عورت نما اثر در سے منسلک۔ وہ اس بارے کچھ کیوں نہیں کر پاتے؟  
ونود: اتنا آسان نہیں مائی ڈیر! تم خود اپنی مناکحت کی قید سے کس طرح باہر نکلیں؟  
گلی نہر: میرا معاملہ بالکل مختلف تھا۔ وہ مجھے بے حد چاہتا تھا۔ میرا قیاس ہے کہ  
اب بھی چاہتا ہے۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو مجھے جانے  
دو اور اس نے فوراً مجھے رہائی دے دی۔ خالص محبت۔ میں کہوں گی۔

ونود: اور تھماری؟

گلی نہر: اتنی فالص نہیں۔ تم یہی کہنا چاہتے ہو نا۔ تھیک ہے۔ میں آزادی کے ساتھ  
گھومنا پھرنا چاہتی ہوں۔ تجربے کی تلاش میں کوئی ساتھ رہ۔ کسی جگہ ہو۔

ونود: اور وہ تھارا شوہر اب بھی تمھیں چھلتا ہے۔

گلی نہر: بے شک!

ولود: حقیقت میں ایک عورت کے لیے اس سے بڑھ کر صرف بخشش کیا صورت ہر سکتی  
ہے کہ اس سے ایسا شخص محبت کرے جسے وہ برداشت نہیں کر سکتی۔

گل: میرے میں جانتی تھی تم میرے الفاظ کو دوسرا مفہوم پہناؤ گے۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ  
میں آزاد ہوں۔

ولود: (طنز کے ساتھ) آزاد! زندگی گزارنے اور کہانیاں لکھنے کے لیے۔  
گل: میر کیوں نہیں۔؟

ولود: (اداسی سے) اس کے باوجود ہم کو اپنی بساط کے مطابق اپنی اپنی صلیبیں اٹھانی  
رہوتی ہیں۔

گل: میرا قیاس ہے کہ زندگی بھی کچھ ہے۔

ولود: (پنے لیے رم کا دوسرا پیگ بناتے ہوئے) میں سمجھتا ہوں تم، للت اور میں  
ہم تینوں کو چاہیے کہ اپنا ایک قلب قائم کریں اور اس کا نام "معصیت زدہ ساتھی"  
رکھا جائے۔

گل: میر، لیکن اس میں تم کیسے شامل ہو سکتے ہو۔

ولود: کیوں نہیں۔؟ میں بھی تم لوگوں کا ہم سفر ہوں۔ میں بھی ایک بیوی رکھتا ہوں۔  
شکی اور ہر وقت سر پر سوار رہنے والی مجھے اپنی مرضی پر چلنے نہیں دیتی جبکہ میں  
اپنی پسند کے کام کرنے کی آزادی چاہتا ہوں۔

گل: میر: وہ کیا؟

ولود: تم جیسی خواتین کی کتابوں پر پیش لفظ لکھنا۔ (دونوں سہنے ہیں)

گل: میر: مذاق سے قطع نظر، کیا تم سچ پچ یہ کام کر دو گے؟

ولود: یقیناً لیکن میں اس میں لکھوں کیا۔؟ کچھ خیالات!

گل: میر: جو بھی تم لکھنا چاہو آزادی کے ساتھ لکھو (وقفہ) لے شک ایک فن کا  
کھاچیت سے میں ہمیشہ لمبھ موجوں کے جذباتی اہتزاز اور ارتعاش میں یقین رکھتی

آئی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جو کچھ ہے وہ ”اب“ ہے اس کے پیچھے اور آگے کچھ نہیں۔  
ونووں: (اضطراری طور پر اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے اور اسے چوتا ہے) ہاں وہ لمب  
اب اور بیٹیں ہے۔

(دوبارہ اس کا ہاتھ چوتا ہے۔ روپا داخل ہوتی ہے)  
سر و پا: (کھانستے ہوئے جس سے مزاج کی کلبیت ظاہر ہو رہی ہے) معاف کیجیے  
وہ کہاں گئے؟

ونووں: (گھبراہٹ کے ساتھ اپنے بال جھٹکتا ہوا کسی پر پیچھے سنبھل کر بیٹھ جاتا ہے)  
وہ ابھی یہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے جب ہم بحث کر رہے تھے کہ ....

سر و پا: باہر چلے گئے؟  
گھلی فہر، کہیں سے فون آیا تھا۔ غالباً وہ کسی کو لانے کے لیے گئے ہیں جو گھر کا راستہ  
نہیں جانتا۔

سر و پا: (سوچتے ہوئے) کون ہو سکتا ہے؟ غالباً وہ ام، پی ہو گا۔ وہ ہمارے گھر  
پہلی بار آ رہا ہے۔

گھلی فہر: کون ہے وہ؟ میں اکثر ممبروں کو جانتی ہوں۔  
سر و پا: شری اندر بھان۔

گھلی فہر: اوہ! ہمارے سابق وزیرِ ثقافت۔  
سر و پا: ہاں، وہی۔

(للت اور اس کا ہاتھ داخل ہوتے ہیں۔ وہ پچاس کے پیٹھے میں ہے۔ خالص کھد  
کا کرتا دھوتی اور گاندھی ٹوپی اور ڈھنے ہوئے ہے۔ وہ روپا کو سلام کرتا ہے)  
للت: (گھلی فہر کا تعارف کرتے ہوئے) یہ ہیں گل نہراحمد۔ ابھر قی ہوی افسانہ نگار۔  
اندر بھان: (ہاتھ جوڑ کر سلام کرتا ہے) بے شک میں انھیں جانتا ہوں کہی کچل  
جلسوں میں ہم ایک دوسرے سے مل چکے ہیں۔

ولود: ان کی بہت مانگ ہے۔ میں جانتا ہوں۔

اندر بھان: کوئی تعجب نہیں اس حسن اور الیسی صلاحیتوں کے ساتھ۔  
گلی ہر: (شرم اک) آپ کا بے حد شکر یہ۔

للہت: (ولود کی طرف پلٹ کر) یہ میرے دوست ولود کپور ہیں۔ پرانے ہم جماعت  
(اندر بھان اور ولود مصافحہ کرتے ہیں) یہ پرمجھات پبلشنگ کمپنی کے ادبی مشیر ہیں اور  
اس سے بڑھ کر یہ کہ حسن کے اچھے پار کھو ہیں۔

(للہت اور ولود اور گلی ہر کی طرف مبنی خیز نظروں سے دیکھتا ہے)

اندر بھان: میں اس کا اچھی طرح مشاہدہ کر سکتا ہوں۔ آپ سب لوگ فن کار ہیں۔  
میں اس مختل میں خود کو ایک غیر متعلق آدمی محسوس کر رہا ہوں۔  
گلی ہر نہیں جناب! یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ تو ریاست کی تمام تہذیبی مہرگانیوں  
کی روح رواں رہے ہیں۔

اندر بھان: (ماہیوں کے لمحے میں) داستان پارینہ! .... بہتر ہے کچھ اور گفتگو کریں  
(کاغذی تورنوں کی طرف دیکھو کر) آج کیا تقریب ہے۔ یقیناً کوئی خاص بات ہے۔  
ولود یہ ان کی شادی کی سالگرد ہے۔ (للہت سے) کیا اب میں اس راز کا افشا  
کر سکتا ہوں۔

اندر بھان: بڑی مسرت ہوی۔ (للہت اور روپا سے) میری طرف سے دلی مبارک باد  
قبول کیجیے۔

للہت: شکر یہ۔ (وقہر) آپ کیا لینا پسند کریں گے (بار کی طرف اشارہ کرتے  
ہوئے)

اندر بھان: نوازش! صرف اسکا پچ کا ایک گھونٹ۔

للہت: سوڈے کے ساتھ؟

اندر بھان: (مسکراتے ہوئے) نہیں خالص! کسی طائفہ کے بغیر۔

(للت اسے خالص اسکا پچ میں کرتا ہے جسے اندر بھان ایک گھونٹ میں پی لیتا ہے  
للت خافی گلاس لے کر اسے دوبارہ بھرتا ہے۔ اندر بھان کی نظریں اب گل مر پر جمی ہوئی ہیں)  
تقریب کب شروع ہوگی۔ کوئی گانا گائے یا شعر سنائے۔

(گل مر سے) یقیناً آپ شعر بھی کہتی ہیں۔

گل مر، نہیں جناب۔ صرف کہانیاں لکھتی ہوں۔

اندر بھان، (و حسکی کار دوسرا پگ چڑھا کر) اچھا تو اپنی زندگی کی کھانی ہی سنا دیجیے۔

گل مر، (مسکراتے ہوئے) جناب میں، ایک سادہ سی معنوی عورت ہوں۔

اندر بھان: (نداشت کے ساتھ) کیا آپ چاہتی ہیں کہ میں اسے باور کروں۔ ہے کوئی حسین عورت اتنی سادہ نہیں ہو سکتی۔ حسن کے ساتھ میرے ذہن میں تو ڈرامے اور سینس کا تصریح ابھرتا ہے۔ (وقفہ۔ وہ اپنے لیے نسکاچ کا مزید پگ بنانے کے لیے بار کی طرف بڑھتا ہے۔

چھرو نوڈ کی طرف مر ڈکر)

اور آپ مسٹر کپور! شعر کہتے ہیں؟

و نو د جی نہیں۔ لیکن (للت کی طرف اشارہ کر کے) یہ ہمارے کانج کے زمانے میں شائعی کرتے تھے۔

اندر بھان (للت سے) تب ہم آپ سے شرمیں گے۔ سب مل کر نعرہ لگائیں جیسے سیاسی جلسوں میں ہوتا ہے۔ "ہم تمہاری شاعری چاہتے ہیں۔ ہم تمہاری شاعری۔....."  
سب مل کر بہتے ہیں۔

للت، وہ صرف گپ ہاں کر رہا ہے۔ میں نے بہت کم شاعری کی ہے اور اب تو وہ بھی مجھے یاد نہیں۔

و نو د: یہ بات ہے تو میں ان کی طرف سے یہ کام انجام دوں گا۔ ماں کی ایک تازہ نظم  
ساؤں گا جس کا عنوان ہے "شادی پرانی ہو چکی ہے۔"

روپا: برا کرم مجھے معاف فرمائیے۔ دیے چینی کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے چند ثانیوں

کے لیے ناگوار خاموشی طاری ہو جاتی ہے)

ولود: (سنبلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) اپنی یادداشت سے میں یہ نظم سنائے ہوں۔  
(وہ رسم کا بڑا پیگ لیے بار کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے۔ گلاصاف کر کے نظم سنانے لگتا ہے۔)

لیکے بعد دیگرے

تارے بمحضے لگے

• تمہارے بھرے سے۔

اب تم بجیانک دکھانی دیتی ہو۔

دروازوں کے درمیان

پڑ مردہ بھورے آسمان کی طرح۔

ہم ایک دوسرے کو پہنچتے ہیں

میلے زیر حاضر کی طرح

(دروازہ ٹھکھٹانے کی آواز۔ کمود اور چند رجیں دافع ہوتے ہیں۔ دونوں  
رسی بباس میں ہیں۔ روپا اسکریں کے دروازے میں سے آگے بڑھ کر ان کا استقبال  
کرتی ہے)

روپا: کمود! تم نے بڑی دیر کر دی۔ میں انتظار کر رہی تھی۔

(وہ جیں اور مسز جیں کا تعارف کرنے کے لیے مرتقی ہے۔ کمود بھرے  
جسم کی عورت ہے۔ اڑتیس برس کی۔ چھوٹا سا قد۔ اس کا شوہر پینتالیس کے پیٹے  
میں لگتا ہے۔ مجموعی شکل اور جسامت کا آدمی ہے) یہ شری اندر بجان جی ہیں۔ یہ مسز  
مکمل فراحمد۔ اور ولود کو تم جانتے ہی ہو۔

کمود: (سب سے سلام کا تبادلہ کر کے) جب ہم گھر سے نکلنے کو تھے۔ دہلی سے کالا گیا  
تمہارا (پسے شوہر کی طرف اشارہ کر کے) یہ کل دوبارہ وہاں جا رہے ہیں۔ وزارتِ ترقیات  
کو مشورہ دینے کے لیے۔

للت: بڑی اہمیت کی بات ہے (اندر بھاں سے) ہندر، یونیورسٹی میں سماجیات کے پروفیسر ہیں، لیکن حقیقت میں وہ کمیوں کے آدمی ہیں۔ آئے دن دہلی جاتے رہتے ہیں مرکزی حکومت کو مشورہ دینے کے لیے۔ کسی کام کا ہے (ہندر جیں کی طرف دیکھتا ہے) ہندر: (للت کے طنز کو سمجھے بغیر) ہاں ہر شخص کو اپنی سماط کے مطابق کچھ کرنا ہوتا ہے۔ (وقہ) مگر۔ میں سمجھتا ہوں، جب ہم یہاں داخل ہو رہے تھے کوئی نظم سنارہتا ہوا۔ مداخلت کی معافی چاہتا ہوں۔

اندر بھاں: مسٹر کپور، مسٹر کھنڈ کی ایک نظم سنارہتھے۔ (ونود سے) یہاں کم للت ہے کیا ایک اور نظم عنایت کیجیے۔ (ان کی نگاہیں کو دپڑ لاری تھیں وہ اسے مسلسل گھوڑے جا رہے تھے)

راوپا: (احتجاجی لمحے میں) للت اور ان کی شاعری! کیا وہ شاعر بھی ہیں؟  
للت: (چڑھتے پن سے) میں نے کبھی اس کا دعویٰ نہیں کیا۔ یوں ہی کبھی کھلاد کچھ لکھ مارتا  
راوپا: (غصے سے) تمہاری فضول تحریریں اور ردی کے پر زے "شادی پرانی ہو جکی"!  
اس میں اپنی روح سخودی ہے۔ بیچارہ شوہر جو بیوی سے تنگ آچکا ہے! وہ کوشش کرتی  
ہے کہ غیر سنجیدہ نظر آئے لیکن اس کے لمحے سے گھری چوت نمایاں ہے۔ پھر وہ اسکریں کے  
دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعلان کرتی ہے) ڈنر تیار ہے۔ اب اور شاعری نہیں  
ہوگی۔ (ونود اور اندر بھاں اپنے گلاں رکھ دیتے ہیں۔ اب ہر شخص طنز کے لیے تیار ہے)  
اندر بھاں: (گھل فرستے) میں آپ کی کہانیاں پڑھنا چاہتا ہوں۔

گل فر: میں نے ابھی تک اپنی کہانیوں کو کتاب کی صورت میں یک جا نہیں کیا ہے۔ صرف  
چند چیزوں ہیں جو منتشر ہالت میں ہیں۔

اندر بھاں: تب میں آپ کی کتاب کا لے چینی سے منتظر ہوں گا۔ وہ کب تک شائع  
ہو جائے گی؟

گل فر: مجھے اندر لیش رہے کہ اس کے لیے آپ کو بہت دنوں انتظار کرنا ہو گا۔

اندر بھاں، میں انتظار کر سکتا ہوں۔ کسی بھی اچھی چیز کے لیے۔

(سروپا ان میں شامل ہو جاتی ہے لیکن وہ بھلی فر کو نظر انداز کرتی ہے۔ وہ دو بھی پاس میں کھڑا ہے۔ وہ سب آہستہ آہستہ اسکرین کے دروازے کی طرف بڑھتے ہیں)

سروپا، (اندر بھاں سے) اس کا افسوس ہے کہ اگر وال اور مسٹر اگر وال آج شام ہمارے ساتھ شریک نہیں رہ سکے۔

اندر بھاں: کون اگر وال؟

سروپا، وید اور ان کی بیوی پور نیما۔

اندر بھاں: دولت کا انبار! میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہمارے ملک کی صنعت، فنونِ لطیفہ کی صرپرستی کیوں نہیں کرتی۔

سروپا، یہی بات میں بھی جانا چاہتی تھی۔ میری خواہش ہے کہ میرے شوہر اگر وال کی شرکت میں اپنا ذائقہ رسالہ جاری کریں۔

اندر بھاں: نہایت فضیس خیال ہے۔

سروپا: لیکن للت اسے پسند نہیں کرتے۔

اندر بھاں: یہ بات افسوس ناک ہے۔ لیکن ان کی اپنی وجوہات ہوں گی۔ ہم سب اپنے انتخاب کے کچھ نہ کچھ اسباب رکھتے ہیں۔ وہ درست ہوں یا غلط۔

سروپا: لیکن کیا میری خواہش اور مرضی کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے؟

اندر بھاں: یقیناً ہے۔ پھر بھی جب احتلافِ رائے ہوتا ہے تو میں ہمیشہ سمجھوتے کا مشورہ دیتا ہوں۔ (پھر وہ تمام حاضرین سے خطاب کرنے کے لیے مرٹا ہے اور زیادہ فضاحت کے ساتھ گویا ہوتا ہے) میری تمام زندگی سمجھو توں کے اطراف گھومتی رہی ہے۔ یہ بات میں نے سیاست سے سیکھی۔ اور میرا خیال ہے کہ ازدواجی تعلقات میں بھی یہ اموں کا رآمد ہو سکتا ہے۔

بھلی فر، لیکن للت صاحب کے پاس کوئی سمجھوتے نہیں ہیں۔

(لالت کی طرف دیکھ کر جو جواباً مسکراتا ہے)  
ان کے لیے یا تو "ہاں" ہے یا "نہیں"۔ کوئی درمیانی صورت وہ قبول نہیں کر سکتے۔  
دنود: آپ اسے دیانت داری کہ سکتی ہیں۔

رسوپا: یا خود رائی اور حاقدت!

اندر بھان: (موضوع کو تبدیل کرنے کی شوری کو شش کرتے ہوئے) ٹھیک ہے۔ کیا  
کسی کو جھوک نہیں لگ رہی ہے؟ میری توجھوک سے جان نکلی چارہ ہے۔  
(وہ سب سے پہلے اسکرین کے دروازے سے ہو کر آگے بڑھتا ہے۔ دوسرے  
اس کے پیچے چلتے ہیں)۔

سر پرداز

## دوسرा منتظر

اسی رات۔ پارٹی ختم ہونے کے ایک گھنٹے بعد۔ للت کھنڈ کا مطاع  
کامکرہ، کتابوں کے دو ریکس۔ ایک ٹائپ رائٹر۔ رسالوں کے انبار۔  
اخبارات۔ ایک بڑی ڈکشنری۔ دو دیواری تصوری۔ ان میں سے  
ایک لکھنے کی میز کے تیچھے دیوار پر آویزاں ہے۔

للت پریشانی کے ساتھ میز پر پڑے ہوئے کاغذات الٹ پلٹ  
کرتے ہوئے کچھ تلاشی کر رہا ہے۔ چھر دہ کتابوں کے ریک کی طرف بڑھتا  
ہے۔ یکجہے بعد دیگرے کمی کتابیں کھولنا اور انھیں بے ترتیبی کے ساتھ  
دالپس شیلف میں پھینکتا جاتا ہے۔ دروازے کی کندھی اندر سے لگی ہوئی  
دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ تیز اور مسلسل۔ للت انتہائی ذہنی  
اضطراب کے عالم میں دروازہ کھولتا ہے۔

سروپا (پچھے کھو جنے کے انداز میں اسے دیکھتی ہے) کمین گاہ میں چھپے بیٹھے ہو۔  
(رسالوں اور کاغذات کو اطراف میں بے ترتیب پھیلا ہوا دیکھ کر) کسی چیز کی تلاش گئی  
للت، (جھینپ اور پریشانی کے ساتھ) نہیں۔  
سروپا، پھر یہ رازداری کس لیے۔ دروازہ اندر سے بند، ساری چیزیں اطراف میں جھیلی ہو گی۔  
للت، تم مجھے تھا کیوں نہیں چھوڑ دیتیں۔  
سروپا، اتنی جلد، پارٹی کے بعد ہماری شادی کی سالگردہ!

لللت: مر بانی کر کے چلی جاؤ۔ مجھے سکون سے رہنے دو مجھے کچھ کام کرنا ہے۔  
سروپا: میں سمجھتی تھی کہ میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں گی۔

لللت: مجھے تمہاری مدد نہیں چاہیے۔

سروپا: اوہ بہت زیادہ بیزار ہو۔ شادی بہت پرانی ہو چکی ہے۔ تین برس کا مسلسل تھا۔

لللت: مسلسل یا وقفوں کے ساتھ ہے۔

سروپا: ریزہ ریزہ اور ٹکڑوں میں بیٹھے ہوئے لمحات۔ یہاں سے زیادہ وہاں رہتے ہوئے۔

لللت: کیا مطلب ہے تمہارا۔

سروپا: (مطمئن انداز میں مسکراتی ہے جس میں فتح مندی کا جرمادن احساس شامل ہے جیسے اس کے قبضے میں الللت کا کوئی راز ہو۔) کچھ نہیں۔

لللت: تب مر بانی کر کے چلی جاؤ۔

(ایک کتاب اٹھا کر خود کو کرسی پر گرا دیتا ہے۔ یوں ظاہر کرتا ہے جیسے وہ کتاب پڑھ رہا ہے)

سروپا: مطالعہ ہے سمجھیدہ انہاں کہ دماغ میں ایڈیٹوریل سنوار ہے میں ہے لیکن اس سے پہنچ کے میں چلی جاؤں، میں اپنے شوہر کے لیے کچھ کر سکتی ہوں۔

وہ لکھنے کی میز کی طرف بڑھتی ہے۔ ایک اسٹول پر کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک بڑا مبارک باد کا کارڈ نکالتی ہے۔ الللت کا چہرہ اچانک ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ وہ سراسرہ اور پریشان نظر آتا ہے (شاہید تھیں اس کی تلاش تھی (لللت کے ہاتھ میں کارڈ تھا دیتی ہے))

لللت: (اسے تحامتہ ہوئے) اچھا تو تم نے اسے چھپا دیا تھا۔

سروپا: (ٹہنڑ کے ساتھ) ہرف یہ کوشش کر رہی تھی کہ اپنے شوہر کی قیمتی چیزوں کو عطا کے ساتھ رکھوں۔ تم جانتے ہو۔ ایک فرماں بردار بیوی کا یہ فرض ہوتا ہے۔

لللت: شکریہ (وقفہ) لیکن میں اسے ڈھونڈ رہا ہوں نہیں رہا تھا۔ وہ کوئی اور چیز تھی۔

سروپا: میں سمجھتی تھی کہ تم میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت کوئی نہیں رہی کیونکہ تمہارے دل

میں جو کچھ ہے چرے سے فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ ایسی اہم صورتِ حال میں اس کے سوا کوئی چارہ کا نہیں تھا۔

للت: میں نے جھوٹ نہیں کیا۔

رسوپا: پھر یہ کون ہے؟ یہ نیلا۔

للت: (اپنے آپ پر قابو پا کر) صرف ایک پرانی ہم کتب۔ اور وہ میری شادی کی سالگرہ پر مبارک باد بھیجتی ہے تو اس میں کیا برائی ہے۔

رسوپا: ہماری! قطع کلام معاف۔

للت: ہاں۔ ہماری۔ اس کا رد میں کیا قباحت ہے۔

رسوپا: کچھ بھی نہیں۔ سو اسے اس کے کہ وہ دل کی شکل کا ہے اور ایک عورت کی حس لے بہتر سمجھ سکتی ہے۔

للت: صحیک ہے۔ تب چیخو چلاو۔ اگر تم مبارک باد کے ایک بالکلی مخصوص کا رد کو غلط مفہوم دینے پر تلقیٰ ٹھیک ہو تو تمہارا جو جو چاہے کرو۔

رسوپا: میں سمجھتی ہوں کہ ہم صبر اور مخصوصیت کا کافی منظاہرہ کر چکے ہیں۔

للت: اور میرا قیاس ہے کہ اب عمل کا وقت آگیا ہے۔

رسوپا بالکل صحیک ہے۔

للت: گویا یہ تمہارے بھڑک اٹھنے کا دوسرا بہانہ ہوا۔ آج نام شام تم اسی بنا پر الجھی رہیں۔ میں سمجھا تھا کہ اگر وال کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔

رسوپا: جہنم میں جائیں اگر وال۔ اور اب ہمیں مزید پہلو بچانے کی ضرورت نہیں۔

للت: میرے اپنے مطالعہ خانے میں ایک لمبے کا سکون بھی نہ ہو؛

رسوپا: تمہارا ذہنی سکون اور تمہارا دار المطالعہ!۔ میرا قیاس ہے کہ اپنا ذہنی سکون حاصل کرنے کے لیے مجھے باورچی خانے میں جانا چاہیے!

للت: کہیں بھی جاؤ۔

سونپا: جہنم میں۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا!

(وہ دھشیانہ انداز میں اپنے دامیں ہاتھ سے لکھنے کی میر پر دھری ہوئی بڑی دلکشی پر گھونسہ امارتی ہے۔)

للت: اگر تم پسند کرو (دلکشی کو سہلاتے ہو جیسے جیسے اسے چوٹ لگی ہو) اور تمھیں اتنا دھشی سینے کی ضرورت نہیں ہے۔

سونپا (غصہ سے) میری دھشت سے تمھیں کیا سروکار، میں تمہاری لوح وار گفتگو کرنے والی پیاریوں میں سے نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی نظر فریب افسانہ نگار ہوں۔

للت: تم اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ میرے لیے ناقابلِ برداشت عورت ہے۔

سونپا: میر جانتی ہوں کہ تم اور ونودھی کو اسے کتنا برداشت کر سکتے ہو۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ونودھی کو اس عورت کے ساتھ عشق بازی کرتے دیکھا ہے۔

للت: لیکن مجھے نہیں۔

سونپا: اوه۔ تم دونوں ایکدہی تھیلی کے چھٹے بیٹھے ہو۔

للت: میں محسوس کر رہا ہوں کہ آج رات لڑنے پر تکی بیٹھی ہو۔ تم جا کر وہاں لا اونچ میں منتشر چیزوں کو صاف کیوں نہیں کریں۔

سونپا: یہاں دوسرا کچھ ابھی ہے جسے پہلے صاف کرنا ہے۔ مکمل صفائی جس کی ہم دونوں کو ضرورت ہے۔

للت: کیا مطلب ہے تمہارا۔

سونپا: تم میرا مطلب اچھی طرح سمجھتے ہو۔ یہ تمہاری نیلا۔۔۔ پرانا شعلہ۔ ایہہ۔ اور تم مجھے اپنے چہانوں کے سامنے ذلیل کرتے ہو! ونودھی سے سمجھتے ہو کہ تمہاری وہ مکروہ نظم پڑھ کر سنائے۔

للت: میں نے اس سے نہیں کہا۔ اس نے خوبی اپنے حافظے سے وہ نظم سنائی تھی۔

سونپا: خوب حافظہ ہے؟ لیکن کیا تم سمجھتے ہو کہ دوسرے تمام بے وقوف ہیں؟۔

للہت: پھر وہی محبت

سروپا یہ تم ہو جس نے میری شادی کی سالگردہ کو بر باد کیا۔

للہت: (استهزار کے لمحے میں) ہماری کہو مانی ڈیر۔

سروپا: نہیں۔ تم اس سے قطعی غیر متعلق لگتے ہو۔

للہت: اگر ایسا ہے تو یہ ہم دونوں کے لیے بہتر ہی ہے۔

سروپا: میں سمجھی ہوں تمہارے دماغ میں کوئی چیز پک رہی ہے۔ تم اسے اگلی کیوں  
نہیں دیتے۔

للہت: کہیں بھی کوئی چیز نہیں پک رہی ہے۔ تم خواہ خواہ بھڑک رہی ہو۔

سروپا: میں پا گھلی نہیں ہوں۔ اور ہو سکتا ہے میں ہوں۔ میں کچھ سمجھو نہیں پائی۔ (وہ  
سیکیاں لینے لگتی ہے) کاش میں مر سکتی۔ میں نہیں جانتی یہ سب کیوں برداشت کر  
رہی ہوں۔ ایک محروم محبت بیوی ہونا میرے مقصوم میں تھا۔

للہت: اس معاملے سے محبت کو علاحدہ رکھیں تو بہتر ہے۔ کم از کم کچھ دیر کے لیے۔  
اور ہم صرف ٹھوس چیزوں کے بارے میں گفتگو کریں۔

سروپا: خوب۔ وہ ٹھوس چیزیں کیا ہیں؟ کیوں نہ ہم یہ قبول کر لیں کہ ہمارے معاملے  
میں محبت کا کوئی دخل ہی نہیں رہا۔

للہت: ہو سکتا ہے۔ شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔

سروپا: بلاشبہ تم نے کبھی میری صورت دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ کیا میں کوئی مکروہ جذابی ہو  
کی ایسے لوگ ہیں جو مجھے حسین سمجھتے ہیں۔

للہت: ایسے لوگ ہمیشہ پائے جاتے ہیں۔

سروپا: لیکن میرے اپنے شوہر کا کیا خیال ہے؟

للہت: میں نے کہہ دیا ہے کہ محبت اور حسن کی بات فی الحال علاحدہ رکھو۔

سروپا: لیکن تم مجھے سیدھا جواب کیوں نہیں دیتے۔ کیا مجھ میں تمہارے لیے اب کوئی

کشش باقی رہی ہے؟ یا میں صرف مکروہ اور گھناؤنی ہوں۔

للت: جب تم اس طریقے کرنے لگتی ہو تو گھناؤنی بن جاتی ہو۔

رسوپا: مکروہ اور گھناؤنی۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ مجھے اسی لمحہ گھر چھوڑ کر چلا جانا چاہیے۔

للت: میں سمجھا تھا کہ اصل میں یہ خیال میرا اپنا ہے۔

رسوپا: تمھارا؟

للت: ٹھیک ہے۔ ”ہمارا“ کہیں۔ ہم کو اب جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے عمل۔ فوری اور فیصلہ کن عمل۔

رسوپا: میں جانتی ہوں تمھارا کیا مطلب ہے۔ اب ہر چیز مجھے بہت واضح دکھائی دے رہی ہے۔ اگر تم اس شادی کے بارے میں یہی کچھ محسوس کر رہے ہو تو کیوں نہ ہم علاحدہ ہو جائیں۔

للت: اس کا الحصار تم پر ہے ممکن ہے کہ اس میں ہم دونوں کی مجلائی ہو۔

رسوپا: میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی۔ میں جانتی ہوں کہ تم مجھے نکال باہر کرنا چاہتے ہو۔ میں کسی وقت بھی اپنے بھائی سے کہہ سکتی ہوں کہ مجھے بھاں سے لے جائے۔

للت: تمھیں کسی بھائی کی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے۔ تم خود سو بھائیوں کی نگہداشت کر سکتی ہو۔

رسوپا: تمھیں اس طرح تذلیل نہیں کرنی چاہیے۔ مجھے تمھارا پیام میں چکا ہے۔ ٹھیک ہے۔

تم چاہئے ہو کہ میں اسی لمحہ مکان چھوڑ دوں۔

للت: نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ آج ہماری شادی کی سالگرد ہے۔ شاید کل یا پرسوں۔

رسوپا: اور کتنے عرصے کے لیے۔

للت: یہ تم بہتر سمجھ سکتی ہو۔

رسوپا: ہمیشہ کے لیے۔؟

للت: ہو سکتا ہے۔ بھی بات زیادہ معقول معلوم ہوتی ہے۔

سروپا: تو تمہارے خوبی میں طلاق کی بات ہے۔

للت: میرا قیاس کرتا ہے کہ بھی واحد حل ہے۔

سروپا: (دہشت انگریز طریقے سے للت کی طرف پڑھتی ہے) میں تمھیں چانٹا سید کروں گی۔

للت: (اطینان کے ساتھ کھڑا رہتا ہے) اس قسم کی بہادری دکھانے کی جو صلاحیت تم میں ہے اس سے مجھے کبھی انکار نہیں رہا۔ میں نے امیر زندگی دیونی کی حیثیت سے ہمیشہ تمہارا احترام کیا ہے۔

سروپا: اور دروازوں کے درمیان غیب دکھائی دینا۔ تمہارے دروازوں کے درمیان۔ اوہ تم کتنی سفلہ مخلوق ہو!

للت: اور تم کتنی فرشتہ خصلت ہو۔

(دروازے میں خادمہ دکھائی دیتی ہے جو اندر داخل ہونے سے ہمچکیتی ہے)  
خادمہ (عاجزی کے ساتھ دونوں سے مخاطب ہو کر) آپ کے لیے کافی لے آئی ہوں۔  
سروپا: (غصے سے اس کی طرف جھپٹ کر) اس وقت تو زہر کا پیالہ مناسب ہو گا۔  
(کشتوں کو زور سے ڈھکیلتی ہے۔ پیالیاں اور طشتیاں ٹوٹ کر فرش پر کھڑھ جاتے ہیں)  
چلی جایہاں سے۔

للت: تمھیں اس غریب پر برستنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر تم نے کسی بات کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہذب طریقے سے اس پر عمل کر سکتی ہو۔ جلدیاں بہری ہم کو اور ہمارے دکیلوں کو اس کا جائزہ لینا ہو گا۔

سروپا: تمھیں دکیلوں اور بعدالتوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں تمھیں خود ہی اس کی اجازت دے دوں گی۔ لیکن تمھیں اس کی قیمت ادا کرنی ہو گی۔

للت: جو بھی قیمت ہو مجھے منظور ہے۔

سردپا: تمہاری مختصر سی تمام جامداد  
للت: کیا مطلب ہے تمہارا۔

سردپا: مطلب تم اچھی طرح جانتے ہو۔ تمہارے یعنیک کے سارے محفوظات اور یہ مکان۔  
مختصر یہ کہ تمہاری تمام منقولہ اور غیر منقولہ جامداد۔

للت: یہ چاہتی ہو کہ میں صرف اس قبیص کے ساتھ یہاں سے چلا جاؤں؟  
سردپا: بالکل۔

للت: صحیک ہے۔ ایک اعتبار سے یہی بہتر ہے۔ معاملت میں وقت فائع نہیں ہوگا  
سردپا: مجھے کبھی اندازہ نہیں ہوا کہ تم مجھ سے اس قدر بیزار ہو۔

للت: نہیں۔ وہ میں تھا جو تین برس تک عذاب جھیلتا رہا۔ ہماری شادی کے دوسرے  
ہی دن سے شروع ہو گیا تھا۔ ہنی مون سے بھی پہلے۔

سردپا: آہ۔ وہ ہنی مون۔ کم بخت! ہوٹل میں وہ دھشتانک جھگڑا اکس نے شروع کیا  
تھا۔ یہاں تک کہ قلی بھی وہاں موجود تھے اور ہمارا سماں کھولنے میں مدد کر رہے تھے  
للت: اور ہوٹل کے برتن کس نے کھڑکی سے باہر چھینکے تھے محض اس وجہ سے کہ میں  
ہنی مون کے لیے بھی نہیں جاسکتا تھا۔

سردپا: گویا اصلی گناہ تو میرا تھا۔ میں جانتی ہوں۔ قصور ہیشہ میرا ہی ہوتا ہے۔  
للت: میں سمجھنے سکا کہ ہم دوبارہ انھیں باتوں کو کیوں تازہ کر رہے ہیں۔ مناسب ہو گا۔  
کہ ہم اصل موضوع پر لوٹ آئیں، (وقفہ) ہاں۔ میں اپنی آزادی چاہتا ہوں۔ پانی سرے  
اوپا ہو چکا ہے۔ اب میں اپنی فندگی آپ بس کرنا جانتا ہوں۔ سکون اور دقائق کے ساتھ  
سردپا: تھا؟

للت: ہاں

سردپا: یا ہو سکتا ہے کہ تمہارے کچھ اور منصوبے ہوں۔ نیلامجی تو کسی کی منتظر ہے۔  
للت: (غصے کے ساتھ آگے بڑھ کر) بکواس بند کرو۔ میں اب کسی عورت کے ساتھ

نہیں رہ سکتا۔ اور تم ایک سر اسر مخصوص کارڈ کو بلاوجہ اس معاملے میں لمحہ سیٹ رہی ہو۔  
سر و پا تم کو تمہاری آزادی اور سکون دینے سے پہلے میں اپنے لیے ساری باتیں جانتا  
چاہتا ہوں۔

للہت: میرا خیال ہے کہ ہم اس بارے میں ایک سمجھوتے پر پنج چکے تھے۔  
سر و پا: تمہارا اشارہ منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کی طرف ہے۔ وہ بات تو اپنی جگہ پر  
ہے۔ لیکن کچھ اور حامور بھی ہیں۔ ہم دیکھیں گے۔

للہت: میں سمجھا تھا کہ ہم نے ایک بنیاد تلاش کر لی تھی۔  
سر و پا: تمہارے اور میرے درمیان کبھی کسی چیز کے بارے میں کوئی بنیاد نہیں رہی۔  
للہت: اب ہم دوبارہ موضوع سے دور چکر کھانے لگے۔

سر و پا: آہ تم پریشان ہو (حقارت آمیز نہیں کے ساتھ) میں صرف تمہارے ذہن  
کو ٹھوٹ لئے کی کوشش کر رہی تھی۔ میرے پیارے، میں تمھیں سچ پنج آزاد کر دوں گی۔  
میں اس منحوس گھری پر نفریں بھجتی ہوں جب میں تم سے شادی کرنے پر راضی ہوں۔  
للہت: ٹھیرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تمہاری یادداشت جواب دے رہی ہے۔  
شادی کی پیش کش تو تم نے کی تھی۔

سر و پا: ٹھیک ہے۔ تب وہ سب سے بڑا گناہ تمہا جو زندگی میں مجھ سے سرزد ہوا۔  
للہت: میں صرف حقائق کو صحت کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

سر و پا: اگر میں اس معاملے میں مجلتہ نہ کرتی تو ایک اور شخص سے میری شادی ہو سکتی تھی تو تم  
یے کہیں بھتر تھا۔ میری کتنی بے دوقنی تھی کہ میں نے اس ہیرے کو چھینک دیا۔

للہت: ابھی کچھ نہیں بڑا مائی ڈیر!  
سر و پا: ہو سکتا ہے۔

للہت: ہاں کیوں نہیں؟ ایسے کئی اور اب بھی منتظر چھر ہے ہوں گے۔ مثال کے طور  
پر وہ اکسائز کمشنر کیسل۔

سروپا، (اسکے بڑھ کر للت کی میز پر سے پیپرویٹ اٹھا کر دھمکانے کے انداز میں ہاتھ اونچا کرتی ہے) اگر تم نے دوبارہ یہ نام لیا۔ ذلیل! وہ تمحاری طرح نہیں ہے۔ وہ تو ایک فرشتہ ہے۔

للت: تم ایسی فرشتہ خصلت کے لیے اس سے شادی کرنے کا یہی سب سے بڑا جواز ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ شادیاں آسمان پر طے پاتی ہیں۔ اور تمحاری دوسری شادی بھی وہیں سنہرے بادلوں سے پرے منافی کئی ہو گی۔  
سروپا: بکواس بند کرو۔

للت: میں صرف ایک مفید مشورہ دے رہا تھا۔ مجھ سے علاحدگی کے بعد تم دوسری شادی کیوں نہیں کر لیتیں، اور کپیل دولت مند بھی ہے۔ اگرچہ اتنا امیر نہیں جتنا دید اگر وال ہے۔

سروپا: ددھمکانے کے انداز میں للت کی طرف انگلی اٹھاتی ہے۔) طحیک ہے۔ اسی منٹ گھر چھوڑ کر چلے جاؤ۔ یہ اب میرا مکان ہے۔  
للت: میرا خیال تھا کہ میرے رخصت ہولے سے پہنچے ہم کو تحریر میں بعض امور کی تکمیل کرنی ہو گی۔

سروپا: ہاں۔ میں تمام کاغذات پر سخن لکھ کر دوں گی۔ رذیل! کم بخت۔!  
(وہ کمرے سے باہر نکل کر زور سے دروازہ بند کرتی ہے۔ للت اپنی کرسی میں رحس جاتا ہے۔ اور خالی نظروں سے کھڑکی کو گھورنے لگتا ہے)

(پردہ کا)

## تیسرا منظر

دوسرے دن۔ قریب چھوٹے شام۔ ہوٹل کا ایک کمرہ۔ مشجری پارپیش کمرہ نشست کو خواب گاہ سے الگ کرتا ہے۔ نشست گاہ میں ایک صوفہ، ایک چھوٹی میز، اور ایک گدے دار اسٹول نظر آتا ہے۔ در تیچے کے قریب ایک لکھنے کی میز پر گل دان رکھا ہوا ہے اور ایک چھوٹا سا ٹرانز سٹر ہلکی موسیقی سناتا ہے۔ کافی کی میز پر چند پر لئے رسائے رکھے ہوئے ہیں۔ نیلا جو ایک تیس سالہ خاتون ہے ایک رسائلے کا مطالعہ کر رہی ہے۔ چہرے کی شکفتگی سے داخلی احساس نہیں ہے۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ نیلا میگرین رکھ کر رسیدر اٹھاتی ہے۔

نیلا: آہ اللہ۔ تم ابھی تک وہیں ہو۔ مجھ سے ملتا چاہتے ہو؟ جس وقت اور جہاں چاہو، کیا؟ ... گز شترات مونہیں سکے؟ لیکن وہ تمہاری شادی کی سالگرہ تھی۔ بہر حال تم مونہیں سکے۔ (ہلکی سی نہیں) نہیں۔ نہیں۔ مذاق اڑانا میر مقصد نہیں تھا۔ دوزخ؟ لیکن ہو اکیا؟ یوں لگتا ہے تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔ اچھا، فون پر مناسب نہیں۔ تب سید جو بہاں چلے آؤ۔ میرے کمرے کا غیر۔ .... تیسرا منزل پر کونے کا کمرہ ہے۔ (نیلا رسیدر رکھ دیتا ہے) گدے دار اسٹول کے کچھ دیوار پر لگے ہوئے آئنے کے قریب جا کر اپنی ساری کی فریاں درست کرتا ہے۔ وہ شدتِ احساس سے بے چین ہے۔ در دارے پر نظریں جائے کرے میں ٹھیک ہے۔

اچانک ڈسک کے پاس جاتی ہے اور ٹرانزسٹر بند کر دیتی ہے گو ما وہ اس کے خیالات میں مخل ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ اسے دوبارہ چالو کر دیتی ہے نیچے علام گردش میں قدموں کی چاپ سنائی رہتی ہے۔ پھر ہلکی سے دستک ہوتی ہے۔ وہ تیزی کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔

نیلا: (نشر ما کر) للت! (صوفی کی طرف اشارہ کر کے) ہمیشوں گے نہیں ہم تھاملا  
تازہ اداریہ پر ٹھوڑی تھی، تم بالکل نہیں بد نے! یا بدل گئے ہو؟

للت بہت بدل گیا ہوں۔ گز شترات سے۔ ہرف ایک لحاظ سے نہیں بدلتا۔  
(سگریٹ نکالتا ہے) یہ (انگلیوں میں سگریٹ پکڑ کر) تم کچھ خیال تو نہیں کرو گی الگ۔  
نیلا: ضرور پیو۔ (سگریٹ کو قریب سے دیکھتے ہوئے) یہ ابھی تک ”ریجنٹ“  
ہی ہے۔

للت: ایک طرح کی دلستگی۔ میں سمجھتا ہوں۔

نیلا: ہاں تو ہم یہاں تین طویل برسوں کے بعد مل رہے ہیں۔

للت: میر بانی کر کے مجھے اس کی یاد نہ دلاؤ۔ میں تو ہمیشہ.....

نیلا: ہاں۔ تم فون پر کچھ دل گرفتہ سے محسوس ہو رہے ہے تھے۔ (وقفہ) ہوا کیا؟

للت: وہ تمہارا مبارک باد کا کارڈ تھا جس نے ساری آگ بھڑکائی۔

نیلا: (قدر سے استجواب کے ساتھ) میرا کارڈ ہے لیکن اس میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔

للت: کچھ نہ ہونا ہی اس کے لیے بہت کچھ ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ دل کی شکل کا ہے۔ اور سنہری فیضہ بندھا ہے۔۔۔ برعال مجھے خوشی ہے کہ سب ختم ہو گیا۔

نیلا: نوبت یہاں تک پہنچ گئی؟ (وقفہ) آج وہ دکانوں آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ انہوں نے پارٹی میں بہت ہی ناگواری پیدا کی۔

للت: یہ واقعہ تو پارٹی کے بعد پیش آیا۔ حقیقی دھماکہ۔

نیلا: یہ سب میرے کارڈ کے سبب ہوا۔ مجھے سخت افسوس ہے۔

للت: نہیں۔ اس کے لیے تم قصور دار نہیں ہو۔ یہ تو جلد یا بہ دیر ہونا ہی تھا۔ ہم ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہ سکتے تھے۔

(نیلا للت کے پیچھے کھڑی ہو جاتی ہے اور اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں پھیرتی ہے  
وہ اس کے چہرے پر نظر ڈالتا ہے اور پھر آنکھیں جھکالاتا ہے)

میں جہنم میں سے گزر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی یہ قصہ ختم ہو جائے گا۔

نیلا: (کچھ سوچتے ہوئے) میں سوچ رہی تھی جب انھوں نے میرا کارڈ دیکھ لیا تھا تو یہ چلہیے تھا کہ وہ مجھے مدعا کرتیں۔

للت: میرے لیے یہ کوئی خلاف توقع بات نہیں۔ حیرت ہے کہ یہ خیال خود میرے ذہن میں کیوں نہیں آیا۔

نیلا: عورت کی چھپی جس۔

للت: اور اگر وہ دکھاوے کے لیے ایسا کر بیٹھے ہے۔

نیلا: (اس کے بازو صوف پر بیٹھ جاتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر)  
میں انھیں ہر بات بتا دوں گی۔

للت: کیا؟

نیلا: یہ کہ میں تم سے بے حد محبت کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ تھارنی را و دیکھتی رہی ہوں اور میں تمھیں صحیح یا غلط کسی بھی طریقے سے حاصل کر کے رہوں گی۔

للت: مجھے ابدی بند منیں جکڑ دینے کا یہ سب سے یقینی طریقہ ہوتا۔ تم کتنی سادہ اور معصوم ہو۔ (وقفہ) اگر تم مجھے رہائی دلانا چاہتی ہو تو ایسے موقع پر تمھیں پاہیز کر مجھے پر بہتان باندھو۔ تمہت رکاؤ۔

نیلا: جھوٹی؟

للت: جھوٹ اور محبت بخوبی اوقات ساتھ ساتھ جائے ہیں۔

نیلا: دیکھا جائے گا۔ تم نے کافی تکلیف اٹھائی۔ تم جانتے ہو میں یہاں کس لیے آئی۔  
میرا آیکر۔ یا کل خواب مجھے یہاں کھینچ لے آیا۔

لالت: کیا؟

نیلا: میں نے خواب میں دیکھا کہ تم ایک آگ کے ہالے میں سے چھلانگ لگانے کی  
کوشش کر رہے ہو۔ لیکن تم ایسا نہیں کر سکے۔ ونود اور میں نے تمھیں آگ میں سے کھینچ  
نکالنے کی کوشش کی لیکن..... اور اب یہاں میں تمھیں اس تمام عذاب سے گزرتے  
ہوئے دیکھنے آئی ہوں۔ اور وہ بھی تمھاری شادی کی سالگرد پر۔

لالت (خندی سانس بھر کر) پارک میں وہ شام تمھیں یاد ہے۔ اس میں تمام قصور  
میرا تھا۔

نیلا: اب اسے رہنے دو۔ یہ تو ہونا ہی تھا۔ تمھاری انا اور اس خاتون کا پیغام اس  
بار میں محسوس کرتی ہوں کہ مجھے .....  
لالت: (اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر) جگوان کے لیے اب یہ سب کچھ مدت کو۔  
میں پہلے ہی غم سے ندھال ہو رہا ہوں۔

نیلا: میں معافی چاہتی ہوں۔ لیکن کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تم کو سچ پچ چھوڑ دنے گی۔  
لالت: مجھے اس کی پوری قیمت چکانی ہو گی۔ جو کچھ بھی اس وقت میرے پاس ہے۔  
میری تمام ملکیت اور جائداد۔

نیلا: (تعجب سے) لگتا ہے وہ تمھیں ننگا کر دینا چاہتی ہے  
لالت: مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

نیلا: ہو سکتا ہے کہ اس طویل دناریک سرگ کے کنارے پر روشنی ہو (وقffer)  
میں نے تم کو بتایا نہیں کل رات میں نے ایک اور خواب دیکھا۔ ہم پارک میں اسی پنج پر  
بیٹھے ہیں۔ وہ چھوٹی سی لڑکی یاد ہے جس نے قریب اگر ہم کو ایک چھوٹا سا پھول دیا تھا۔  
میں سمجھتی ہوں وہی لڑکی تھی اور وہی پھول۔ فرق صرف یہ تھا کہ اس یار پھول اس کے

باتھ میں کانپ رہا تھا اور ڈر کر ہر طرف پھیل گیا تھا۔ تب وہ اچانک اونڈھا ہو گیا یہاں تک کہ وہ ایک نہایت وسیع شامیازن دکھائی دینے لگا جس کے نیچے کوئی مرد۔ عورتیں اور نیچے نہ رہے ہیں اور ناچ سہے ہیں۔ وہ سب گھری اور کبھی خالی نہ ہونے والی ٹنکیوں سے پانی پینے لگے۔ اس جھن کے بعد وہ ہمارے قریب آئے اور مسکرانے لگے۔ صرف مسکراتے رہے۔

لللت: (ستاثر ہو کر) یہ خواب مجھے زیادہ پسند آیا، اب اس خواب کو گولی مارو۔  
میری جان۔ اور اب ہمیشہ کے لیے بھیانک پہنچتی۔

نیلا: اور نہ ہی مزید کوئی دکھو۔ (اپنی آنکھوں سے نبھ پوچھتی ہے) بھگوان نے یہ سب کیوں مقدر کیا۔ یہ تمام انتظار (اچانک جذباتی ہو کر) میں تم سے پیار کرتی ہوں لللت۔  
لللت صوفی سے اٹھ کر فرش پر گھٹنے میک دیتا ہے اور اپنا سہر زمی کے ساتھ اس کے زانو پر رکھ دیتا ہے)

لللت: مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میری مدد کرو۔۔۔  
(اچانک دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ لللت کھڑا ہو جاتا ہے۔ نیلا اپنی ساری ٹھیک کرتی ہے اور بالوں کو دبا کر درست کرتی ہے۔ دونوں بہت پریشان ہیں۔ تب نیلا ٹرانزسٹر چالو کر دیتی ہے اور لللت کو پارٹیشن کے چیچے چھپ جانے کا اشارہ کرتی ہے۔ اس دوران دوبارہ دستک ہوتی ہے۔ نیلا یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ لللت کی موجودگی کا کوئی نشان وہاں نہیں ہے۔ دروازہ کھولنے کے لیے بڑھتی ہے)  
نیلا: کون؟

(کوئی جواب نہیں ملتا۔ نیسا بار دستک ہوتی ہے۔ نیلا دروازہ کھوتی ہے اور روپا داخل ہوتی ہے۔ اس کی نظریں تجسس کے ساتھ اطراف دورتی ہیں۔

سماں پاہنہایت خوش خلقی کے ساتھ) اس مداخلت کے لیے میں بے حد معافی چاہتی ہوں۔  
(محبت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ) میں سمسز لللت کھنڑ ہوں۔ میں اس طرف سے گزر ہی چکی

میں نے سوچا کہ ہماری سالگرد کی شادی پر آپ نے جو مبارک باد بھی تھی اس کے لیے شخصی طور پر شکریہ ادا کروں۔ (وقفہ) میرے شوہر اکثر آپ کا ذکر کرتے ہیں۔

نیلا: (کسی قدر اپنے حواس مجتمع کر کے۔ ٹرانزسٹر بند کر دیتی ہے) آپ سے مل کر بڑی مسٹر ہوئی تشریف رکھیے۔

سر و پا: شکریہ۔ پسخ کہیے میں حارج تو نہیں ہو رہی ہوں۔ میں بھی تھی کہ یہاں اندر کوئی

دھماں ہے۔ ہاتھ کچھ آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ میں تو بس لوٹنے ہی کو تھی۔

نیلا: (اب پورچ طرح سنبھل کر) یہاں کوئی نہیں تھا۔ ٹرانزسٹر کی آواز تھی۔ کچھ

محب سا ڈرامہ تھا۔ ایک عرد اور ایک عورت کی محبت۔

سر و پا: (کسی قدر مطمئن ہو کر) ادھر یہ بات تھی (لیکن وہ اب بھی مزید اطمینان کی غرض سے اطراف نظر ڈالتی ہے)۔

نیلا: آپ کیا پیش گی۔

سر و پا: آپ بالکل زحمت نہ کریں۔

نیلا: نہ، کچھ تو لینا ہی ہو گا۔

سر و پا: اگر آپ کا اتنا ہی اصرار ہے تو کوئی ہلکی سی چیز۔

نیلا: ضرور۔ میں آپ کے لیے منگوائی ہوں۔ (وہ سروس کا ونڈر کو فون کرتی ہے اور دو کلاس شریت کا آرڈر دیتی ہے)

سر و پا: آپ ہماری پارٹی میں کیوں نہیں آئیں۔ للت نے مجھے آپ کا کارڈ دکھایا تھا۔ آپ کتنا خیال رکھتی ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ شرپک ہوتیں تو ہم کو بہت خوشی ہوتی۔ (لود بھی وہاں موجود تھے)

نیلا: واقعی وہ آئے تھے؟ بست ہی خوش مزاج آدمی ہیں۔ نیں بڑے شوق سے دہاں آتی۔ کارچ کے پرانے ساتھیوں سے ملاقات ہی ہو جاتی۔ ایکیں میری طبیعت کی

قدرت خراب تھی۔

سروپا: اب کیسی چیز؟

نیلا: بالکل ٹھیک ہے۔ شکریہ!

سروپا: پرانے دوستوں سے ملاقات کرنے کے بعد آپ کچھ بھالی محسوس کرتیں۔ (وقتہ۔

روپا کے چہرے پر سنجیدگی ابھر آتی ہے) میں صاف گو ہوں۔ زیادہ ہمیری تیج پسند نہیں کرتی، اس لیے براہ راست اصل موضوع پر آ جاؤں گی۔

نیلا: براہ کرم جو بات ہو کہہ ڈالیے۔

(بیرا ایک کشتی میں شریعت کے دو گلاس لیے داخل ہوتا ہے۔ نیلا ایک گلاس روپا کو پیش کرتی اور دوسرا خود اپنے لیے احتیاطی ہے۔ بیرا چلا جاتا ہے)

سروپا: (نزاکت کے ساتھ شریعت پیٹے ہوئے) گزشتہ شب پارٹی کے بعد ایک واقعہ پیش آیا۔ ہم دونوں میں سخت تکرار ہو گئی اور وہ آج صبح سورج گھر سے چلے گئے۔ میں دنود کے ہاں گئی لیکن وہ موجود نہیں تھے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید وہ آپ سے ملاقات کر لیے آئیں۔ میں پریشان ہوں۔ وہ کوئی خطرناک اقدام نہ کر بیٹھ لیں۔ ان سے کچھ بعد نہیں ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا۔

نیلا: ہاں، ہاں بہت ہی جلد باز اور حصّی۔ مطلب، کام کے فرمانے میں وہ ہم سب کے ساتھ اسی طرح پیش آتے تھے۔ ہم ان کو مسٹر تشدید کہا کرتے تھے۔

سروپا: (نہایت اشتیاق سے) آپ، ہری دلچسپ بات ہے۔

نیلا: ہو سکتا ہے کہ اب وہ بدل گئے ہوں۔ شادی کے بعد سے آج تک میں اسی طبق نہیں۔ اور اب الفاق سے ایک غائبگی کام کے سلسلے میں شہر آئی تھی اور دنود نے آپ کی شادی کی سالگرد کے بازستے میں مجھے بتایا تھا۔

سروپا: (خیالات میں ڈوبی ہوئی) اوہ۔ میں سمجھیں۔ اور آپ کا یہ رنگیں مزاج ہم جانتے کل رات ایک عورت سے فلکرٹ کر رہا تھا۔ ایک ابھر تھی مہمی ادیبہ۔ وہ بھی للت کے اطراف منڈلار ہی تھی۔

نیلا: (حیرت زدہ ہو کر اور کسی قدر غصے کے سلاسل) کون ہے وہ عورت؟  
سادپا: گل میر۔ وہ الیسی غیر مسلک اشیاء میں سے ہے جو ہمیشہ گردش کرتی رہتی ہے۔  
نیلا: (ابھی تک سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے) آپ نے یہ کہا تھا کہ للت بھی اس کے  
ساتھ عشق بازی کر رہا تھا۔

سادپا: یقین کے ساتھ تو نہیں۔ وہ دراصل وفود تھا۔ لیکن وہ دونوں ہر معاملے میں  
شریک رہتے ہیں۔ یہ میرا خیال ہے۔

نیلا: دلچسپ بات ہے۔  
سادپا لیکن تمہارے مسٹر تشدید گز شستہ رات واقعتاً پاگل ہو گئے تھے۔ انہوں نے مجھے  
پیپرویٹ سے مارنے کی کوشش کی۔

نیلا: مجھے اس پر حیرت نہیں ہوئی۔ گویا وہ بالکل نہیں بد لے۔ سچ! میں تو دوسرے  
ہی منٹ انھیں باہر چھینک دیتی۔  
سادپا: میں نے تقریباً ایسا بھی کیا۔

نیلا: مجھے خوشی ہوئی۔ میری تمام ہمدردی آپ کے ساتھ ہے۔  
سادپا: بے حد شکر یہ۔ (وقفہ) آپ سے گفتگو کرنے کے بعد مجھے ڈاسکون ٹلا کوئی  
چیز جو میرے داماغ میں جم رہی تھی صاف ہو گئی۔ ایک طرح کی دھنڈ تھی جو دور ہو گئی۔  
نیلا: آپ کا مطلب ہے میں نے آپ کی کچھ مدد کی۔

سادپا: ہاں۔ ایک اعتبار سے۔

نیلا: اوه ڈیر۔ لیکن میں آپ کے گھر یو معاملات میں خود کو الجھانا پسند نہیں کرتی۔  
سادپا: ہاں، ہاں، میں سمجھتی ہوں۔ لیکن ذرا تصور کیجئے۔ میں ایک مکمل ایمنی کی  
حیثیت سے آپ کے کمرے میں چلی آئی اور اب میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ آپ میری ہنسی  
و ہمدردی میں۔

نیلا: مجھے خوشی پہنچ کر آپ ایسا غسوں کرتی ہیں۔

سروپا: ایک لحاظ سے ہر عورت کی تقدیر دوسری عورت کی تقدیر سے وابستہ ہوتی ہے۔  
نیلا: (بے طرح متاثر ہو کر) ہاں۔

سروپا: (ائل بھی میں) میں سوچتی ہوں کہ اب انھیں چھوڑ دوں۔ ہو سکے تو کل ہی۔  
نیلا: کیا؟ براہ کرم اتنی جلد بازی سے کام نہ لیجئے۔ یہ فیصلہ بڑے ہمیت ناک ہوتی ہے۔  
سروپا: بہت غور کر چکی۔ اب عمل کا وقت آگیا ہے۔ ہم کو بہت پہلے ہی الگ ہو جانا  
چاہیے تھا۔ شروع ہی سے ہر بات میں بڑی پیچیدگی اور ٹیکڑھ پیدا ہوتی رہی۔ تین  
سال مسلسل دوزخ کا عذاب مستقی رہی۔

نیلا: لیکن۔

سروپا: نہیں۔ میرا فیصلہ قطعی ہے۔ میں بے حد سکون محسوس کرتی ہوں۔ (وقفہ) کیا میں  
آپ سے ایک درخواست کر سکتی ہوں۔ اگر آپ مہربانی کریں۔

نیلا: ہاں۔ بتائیے۔

سروپا: اگر للت یہاں آپ سے ملنے کے لیے آئیں تو براہ کرم ان سے ہماری ملاقات  
کے بارے میں کچھ نہ کہیں۔ یہ حرف آپ کے اور میرے درمیان ہے۔

نیلا: میں سمجھی۔ ایسا ہی ہو گا مجھے امید ہے کہ آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرنے  
کے بعد وہ یہاں اپنا چہرہ نہیں دکھائیں گے۔

سروپا: (رخصت ہونے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہے) آپ کا بے حد شکریہ۔

(نیلا روپا کے لیے دروازہ کھولتی ہے اور پھر اپنی کرسی پر لوٹ آتی ہے مذہبی  
انشار کی کیفیت میں مطالعے کے لیے ایک رسالہ امتحانیتی ہے)

نیلا: تم اب باہر کسکتے ہو۔ مطلع صاف ہو چکا ہے۔

للت جیسے ہی پاریشی کے چیچھے سے نمودار ہوتا ہے وہ اس پر تجسس کی نظریں  
ڈالتی ہے۔ اوہ۔ یہ جھوٹ اور یہ پہلو دار باتیں۔ مجھے بے حد برا لگتا ہے۔

للت: (اس کی طرف بڑھتے ہوئے) تم نے یہ سب ہماری خاطر کیا۔

نیلا: میں تلقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتی۔

للت: (کسی قدر مستحب ہو کر) میں سمجھا نہیں۔ کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتیں۔  
نیلا: (کسی قدر احتیاج کے ساتھ) میں کرتی ہوں۔ لیکن یہ کون عورت ہے؟ مگر ہبہ!  
للت: (تمقید مار کر) کیا سوال کیا ہے؟ تم بھی رشک و حسر کے دام میں چھپ گئیں  
میں سب سے زیادہ اسی بات پر تم سے پیار کرتا ہوں۔

نیلا: (حیران ہو کر) کیا مطلب ہے تمہارا۔

للت: مطلب یہ ہے کہ کاش تم یہ جانتیں کہ میں اس عورت سے کتنی شدید نفرت کرتا  
ہوں۔ پچھے کی بلائے۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ کاش اس وقت و نو دیہاں ہوتا  
تو وہ تم پر ہر بات واضح کرتا۔

نیلا: (اطینہ ان کا سانس لے کر) نہیں۔ مجھے کسی کی شہادت کی ہزورت نہیں ہے۔  
میں صرف تمہاری زبان سے سنا چاہتی تھی۔ مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔

للت: تب اس بے وقوف مخلوق پر ہم کو زیادہ وقت خارج نہیں کرنا چاہیے۔ میں  
تمھیں بتاتا ہوں کہ اس کا اصلی مقصد کیا ہے۔ وہ دلوں سے یہ توقع رکھتی ہے کہ اس کے  
لیے کوئی پبلیشر تلاش کرے گا۔ اور میں اس کی کوئی گمانی نہیں چھاپوں گا۔ ہم کو زندگی میں  
ایسے خود پسند بے وقوف کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

نیلا: (پوری طرح مطمئن ہو کر) اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگتی ہے۔ بس اتنی سی  
بات ہے۔ مجھ کو سکون مل گیا۔ لیکن تمہاری بیوی کے ساتھ میں نے جو کچھ کیا اس کے لیے  
خود کو گناہ گار محسوس کرتی ہوں۔ جھوٹ روح کو دار غدار بنادیتا ہے۔

للت: جھوٹ کا اگر کبھی جواز ہو سکتا ہے تو ایسے ہی موقع پر (وقفو) اور اب میں  
چاہتا ہوں کہ تم سے وہ بات کچھ دوں جس کے لیے میں دریستہ منتظر تھا۔

نیلا: (اس کے ارادے کو بھانپ کر) میں جانتی ہوں کہ وہ کیا بات ہے۔ لیکن اس بار  
مجھے موقع دو کہ وہ بات میں تم سے کھوں۔

للت : نہیں - پلیز۔ جب ایک عورت کی طرف سے وہ بات پیش ہوتی ہے تو کامیاب نہیں ہوتی۔

نیلا : مستثنیات ہر جگہ ہوتی ہیں۔

للت : اچھی بات ہے۔ میری بجان۔ تب میں کہوں گا ”میں نے قبول کیا۔ قبول کیا؟“

(للت گلڈان سے ایک گلاب کا چھول نکالنے کے لیے میز کی طرف بڑھتا ہے اس کے بالوں میں چھول لگا کر) یہ تمہارے لیے میرا حیر تھفر ہے۔ اب یہ چھیل کر ایک منڈپ بن جائے گا۔ اور تب شادیاں نج اٹھیں گے۔

نیلا : (فرط انبساط کے ساتھ) میں اپنے دل کی گمراہیوں کے ساتھ اسے قبول کرتی ہوں۔ لیکن شادی کی کوئی سال گرہ نہیں ہوگی۔ پلیز!



پروفیسر شیوٹ کے کار ۱۲ اگست ۱۹۲۱ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں فارن کر سچین کالج لاہور سے انگریزی ادب میں ام۔ اے گیل ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۶ء تک ذی اے۔ ذی کالج لاہور میں پڑھاتے رہے۔ پھر دہلی چلے گئے۔ تعمیر ہند کے بعد دہلی نڈیارڈیو ڈبی میں پروگرام کرنے کی میویٹو کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۱ء میں کہیر ج گئے اور برگس ان اور سریم آف کانٹینمنٹ ناطل پر مقابلہ پیش کر کے پیچے۔ ذی کی ذکری حاصل کی۔ ۱۹۵۲ء میں گورنمنٹ کالج چندی گڑھ میں شعبہ انگریزی کے صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۹ء میں پنجاب یونیورسٹی میں بحیثیت ریڈر کام کرنے لئے۔



## شیو۔ کے۔ نکار

۱۹۵۹ء سے غماں نے یونیورسٹی میں پروفیسر اور صدر شعبہ انتگریزی کی حیثیت سے کام کر رکھا ہے۔

رہے ہیں۔ ذریٹنگ پر فیسر کی حیثیت سے دنیا کے مختلف ملکوں کا دورہ کر کے  
ہیں۔ انگلستان میں کمپرچ یونیورسٹی امریکا میں میل یونیورسٹی، ہاروارڈ یونیورسٹی نیو یارک

یونیورسٹی، مینیسوٹا یونیورسٹی، مارشل یونیورسٹی، ڈریک یونیورسٹی اور کنیکٹیکٹ یونیورسٹی میں پھر دیسے۔ ۱۹۴۹ء میں نادران آیووا یونیورسٹی میں انہیں منتصب پروفیسر کی حیثیت سے بلایا گیا۔ اس کے علاوہ ما سکو اور الکاگم کی یونیورسٹیوں میں خصوصی پکھر دیے۔ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۷ء تک پروفیچر۔ سینکڑل پروفیسر رہے۔ بی بی سی زن اور آن انڈیا پر شاعری کا پروگرام دینے کے علاوہ اپنا کلام بھی نشر کر لے چکے ہیں۔

پروفسر کمار انگریزی کے ممتاز شاعر، ادیب اور نقاد ہیں۔ پروفیسر کمار کی نظریہ نیویارک ٹائمز، ہمسایر ایمیل، ویشن، بیویانٹر ریو و میشن اور  
انجمن ہندوستان ٹائمز ٹائمز اف انڈیا، تھات وغیرہ رسالوں میں حجپتی رہی ہیں ہیں، ۱۹۶۳ء میں انہیں انٹرنیشنل ہواز ہڈی اپیشٹری (کمپنی) کی طرف  
اوادھ دیا گیا آج کل السٹریڈ ویکلی آف انڈیا کے شعری حصے کے اعزازی ایڈیٹر ہیں۔

ان کے دو شعری مجموعے آریکولیٹ سائلنس (۱۹۷۴ء) اور کاپ ولس ان دی سن (۱۹۷۳ء) شائع ہو چکے ہیں۔ تیسرا مجموعہ کلام بیرونی  
زیر طبع ہے تھیڈ کی تیرہ چودہ کتابیں جھپپٹ کی ہیں جن میں شہرگاں ایڈ دی شرکٹ اف کائٹشیفس ناؤں پر مشکل و کھوڑیں پڑھیجیں تو شہرگاں کا پوری ہٹھیں  
اے ورس ٹوفکٹ اور ایسہ ٹاف مکلے قابل ذکر ہیں۔ پہلی تین کتابیں فیویارک پونیورسٹی پرس اور باقی میک گرالنے شائع ہیں۔

اپنے پس و مسن ادراستی سیریز کے دبپر دریں پڑیں۔ یعنی پوچھ دیجئے جائے کہ اس کی وجہ سے اپنے پس و مسن ادراستی سیریز کے دبپر دریں پڑیں۔ یعنی پوچھ دیجئے کہ اس کی وجہ سے اپنے پس و مسن ادراستی سیریز کے دبپر دریں پڑیں۔